www.facebook.com/VetNewsViews FD # 56

پولٹری لائیوسٹاک ڈیری زراعت ماہی پروری جنگلی حیات اور ماحولیات کا پاکستان میں واحد اخبار

ہفت روزہ

ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز

چیف ایڈیٹر ڈاکٹر خالد محمود شوق | ایڈیٹر ڈاکٹر تین ظہیر | ایگزیکٹو ایڈیٹر ذیشان خالد | فیصل آباد

جلد نمبر 14 | 08 تا 15 جنوری 2019 | صفحات 10 | قیمت 150 روپے | شمارہ نمبر 10 | ABC سے تصدیق شدہ

Email: pakissan2002@yahoo.com

فراز خواب سی دنیا دکھائی دیتی ہے
جو لوگ جانِ جہاں تھے ہوئے فسانہ وہ

ڈاکٹر ظفر الطاف مرحوم

یکساں نظام تعلیم کا ادھورا خواب ..... یعنی مغربی ممالک انہوں نے بھی ترقی پذیر ممالک کے لئے وہ چیز پسند نہیں کی جو وہ اپنے لئے کرتے ہیں نجانے ہمارے ہاں دوہرا بلکہ تہرا نصاب تعلیم کیوں رائج نہیں؟ کیوں لوگوں نے یہ غلط تصورات اپنے ذہنوں میں راسخ کر رکھے ہیں کہ دیہاتوں کے رہنے والوں کو ہر چیز میں پسماندہ ہی رکھنا ہے چاہے وہ تعلیمی سہولیات ہوں یا دیگر لوازمات زندگی۔ ہم درمیاں ہی ان کا مقدر کیوں بنتی ہیں؟ کیا وہ بھی اسی خدا کی پیدا کردہ مخلوق نہیں ہیں جن کے قبضہ قدرت میں بالائی طبقات کی جان ہے جب خدائے لم یزل نے تمام انسانوں کو برابری کے حقوق دیئے تو پھر یہ طبقاتی تقسیم کیسی؟ دیہاتوں کے سکولوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور اساتذہ نادارد۔

(ڈاکٹر ظفر الطاف مرحوم کی ماضی میں شائع ہونے والی تحریر کے اردو ترجمہ سے اقتباس)

بابائے پولٹری

ڈاکٹر عبدالغفور چوہدری مرحوم

پلٹ کر آئے گی فصل بہاراں ہم نہیں ہوں گے
گریں گے لوگ تزئین گلستاں ہم نہیں ہوں گے
بے گی شام کو بزم چراغاں ہم نہیں ہوں گے
چلے گی رات بھر شمع فروزاں ہم نہیں ہوں گے
ہماری خاک سے پھوٹیں گے شعلے لالہ و گل کے
ہمیں ڈھونڈے گی وہ جانِ بہاراں ہم نہیں ہوں گے

کلیہ بیطاری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے دروازے اپنے ایلومینائی کیلئے کھلے ہیں انڈسٹری کے ساتھ کالج کیلئے پوری طرح سرگرم ہوں گے ڈاکٹر صادق اور ڈاکٹر صابر ہمارے باصلاحیت ایلومینائی ہیں مستحق طلبہ کیلئے انڈوومنٹ فنڈ قائم کیا جائے گا

ایلومینائی ایسوسی ایشن (FVS UAF) کے سالانہ اجلاس کی تیاریاں شروع، پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی

''باغ محبت'' میں پی وی ایم اے فیصل آباد کا ماہانہ اجلاس، ڈین کلیہ بیطاری پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی، ریٹائر سینئر ویٹرنری آفیسر ڈاکٹر بشیر احمد کے اعزاز میں ضیافت، پھولوں کے گلدستے پیش، اجلاس میں ڈاکٹر آصف علی بٹ، ڈاکٹر عبدالجبار عباسی، ڈاکٹر محمد شریف، طارق تنویر، یاسین رندھاوا کا اظہار خیال، دیسی ککڑ کا سالن، مکی کی روٹی، ساگ، مکھن، کھیر، میسی روٹی، لسی، آلو بخارے و خوبانی کی چٹنی، السی کی پینیوں اور چائے سے شرکاء کی تواضع، باغ محبت کی سیر، شرکاء کا اظہار دلچسپی، ڈاکٹر بشیر کی مورنگا میں گہری دلچسپی

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) کلیہ بیطاری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی ایلومینائی ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس ماہ مارچ 2019 میں متوقع ہے۔ ان خیالات کا اظہار کلیہ بیطاری کے ڈین و صدر ایلومینائی ایسوسی ایشن کلیہ بیطاری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی نے پی وی ایم اے فیصل آباد کے اجلاس میں کیا، جو 6 جنوری بروز اتوار کو دن کے 12:30 بجے ''باغ محبت'' میں منعقد ہوا۔ ایگری ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پاکستان کے مرکزی صدر مقام قادر بخش فارم اینڈ نرسری گٹ والا فیصل آباد میں منعقدہ اس اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے جبکہ سینئر ویٹرنیرین ڈاکٹر محمد شریف (ڈیری سپیشلسٹ و سابق ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ پاکستان) نے تقریب کی صدارت کی۔ اس موقع پر سیکرٹری ڈاکٹر آصف علی بٹ نے پی وی ایم اے کی ویلفیئر سرگرمیوں کے بارے میں اظہار خیال کیا اور رپورٹ پیش کی۔ پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی نے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پی وی ایم اے کی طرف سے اپنے ممبران کی فلاح و بہبود کے لئے منعقد کی جانے والی سرگرمیاں قابل تعریف ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کلیہ بیطاری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے دروازے اپنے ممبران کے لئے کھلے ہیں وہ جب چاہیں تشریف لائیں انہوں نے مزید بتایا کہ ایلومینائی ایسوسی ایشن کے اجلاس کے لئے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں اس کے لئے ایلومینائی کی فہرست مرتب کی جارہی ہے۔ یہ فہرست اب 2019 تک اپ ڈیٹ کر دی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ کلیہ میں طلباء و طالبات کے ساتھ پیشہ ورانہ تعلیمی تعلق اور جدید ٹریننگ کو مضبوط کرنے کیلئے سرگرمیاں منعقد کی جارہی ہیں۔ ہر ماہ فائنل سمسٹر کے طلباء و طالبات کے لئے عملی رہنمائی فراہم کرنے کے لئے لیکچر اور ٹریننگ کی جارہی ہیں۔ انڈسٹری کے ساتھ آئندہ مضبوط لنکیج قائم کیا جائے گا اور ہم کوشش کریں گے کہ اپنے ان ایلومینائی کو ان اجلاسوں میں ضرور شریک کریں جو اس وقت پولٹری، ویٹرنری، ڈیری، لائیوسٹاک اور دیگر صنعتوں میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس موقع پر نائب صدر پی وی ایم اے فیصل آباد ڈاکٹر عبدالجبار عباسی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کلیہ بیطاری کی تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں کو ماضی میں ویٹرنری ایجوکیشن کے اداروں میں نمایاں مقام حاصل رہا ہے اور ماضی میں رینکنگ کے لحاظ سے کلیہ بیطاری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد پورے پاکستان میں پہلے نمبر پر آتا رہا ہے اور دنیا بھر میں ہمارے ایلومینائی ویٹرنری پروفیشن میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اس لئے دوبارہ اس کھوئے ہوئے مقام کو حاصل کیا جائے۔ ڈاکٹر عبدالجبار عباسی نے کلیہ بیطاری کی نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں میں ایلومینائی کی طرف سے اپنے بھرپور مالی اخلاقی اور پیشہ ورانہ تعاون کی بھرپور یقین دہانی کرائی۔ ڈاکٹر خالد محمود شوق نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کلیہ بیطاری کی انتظامیہ کو مستحق طلباء کی مالی امداد کے لئے انڈوومنٹ فنڈ کا قیام عمل میں لانا چاہئے اس وقت حالات ہمارے حق میں ہیں وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال رندھاوا کی طرف سے بھی کلیہ بیطاری کو بھرپور حمایت حاصل ہے اگر یہ فنڈ قائم ہو جاتا ہے تو ہم کلیہ بیطاری کے تمام مستحق طلباء و طالبات کو تعلیمی میدان میں مالی معاونت کے لئے قرض حسنہ فراہم کر سکتے ہیں اور یہ سلسلہ آئندہ نسلوں تک بھی جاری رہ سکتا ہے۔ کلیہ بیطاری کے سائنس دانوں کو ان تحقیقی و تدریسی سرگرمیوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے تاکہ عملی میدان میں ان کی تحقیقی، تعلیمی اور ترجیح کاوشوں کا فائدہ ہو سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل اس سلسلے میں کلیہ بیطاری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو بھرپور مدد فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ کلیہ بیطاری ہر مہینے میں ایک مرتبہ اقبال آڈیٹوریم زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ماہانہ اجلاس منعقد کرے جس میں کلیہ بیطاری کے تمام اساتذہ، پوسٹ گریجوایٹ و گریجوایٹ طلباء و طالبات (جونیئر اینڈ سینئرز) شرکت کریں۔ اس اجلاس میں پولٹری، ڈیری، لائیوسٹاک میں خدمات سرانجام دینے والے اداروں کے ان سربراہوں کو مدعو کیا جائے جو کلیہ بیطاری کے ایلومینائی ہیں۔ اس سے تعلیم و تربیت کے مواقع بھی حاصل ہوں گے اور انڈسٹری لنکیج بھی آگے بڑھے گا ان کا کہنا تھا کہ اس وقت پولٹری انڈسٹری میں ٹاپ ٹین میں ڈاکٹر محمد صادق اور ڈاکٹر ایف ایم صابر دونوں کلیہ بیطاری کے ہونہار اور باصلاحیت ایلومینائی ہیں۔ اسی طرح دیگر شعبوں ویٹرنری میڈیسن، ویٹرنری ایجوکیشن، ریسرچ، ٹریننگ، ادب و صحافت میں بھی کلیہ بیطاری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ایلومینائی ویٹرنری پروفیشن کو لیڈ کر رہے ہیں۔ اگر ہم کوشش کریں تو کلیہ بیطاری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اب بھی تمام اداروں کے لئے رہنما کا کردار ادا کر سکتا ہے۔

تقریب کے صدر ڈاکٹر محمد شریف نے اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی اور ڈاکٹر آصف علی بٹ کو خراج تحسین پیش کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی کے ڈین بننے سے کلیہ بیطاری کی تعلیمی و غیر تعلیمی سرگرمیوں میں روانی آئے گی۔ ڈاکٹر آصف علی بٹ نے پچھلے بیس سالوں سے ماہانہ اجلاس (مستھلی میٹنگ) کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے وہ دیگر شہروں کے ویٹرنیرین کے لئے رول ماڈل ہے۔ اس سلسلے کو دیگر شہروں میں بھی آگے بڑھانا چاہئے۔

ایگری ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پاکستان کے چیف ایگزیکٹو طارق تنویر نے اس موقع پر ایگری ٹورازم کی تاریخ بیان کی اور اس کی سرگرمیوں پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے شرکاء سے کہا کہ وہ طلباء و طالبات کو غیر نصابی سرگرمیوں میں شرکت کے لئے آمادہ کریں اور سوسائٹی میں مثبت رجحانات کو فروغ دینے کے لئے ایگری ٹورازم کی سرگرمیاں بہترین معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے اس بات کا خصوصی ذکر کیا کہ کلیہ بیطاری کے ایلومینائی ڈاکٹر محمد شریف، ڈاکٹر عبدالجبار عباسی اور ڈاکٹر خالد محمود شوق نے ایگری ٹورازم کے آئیڈیا کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کے لئے بہترین کردار ادا کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ دوست ہمارے ساتھ نہ ہوتے تو ایگری ٹورازم کا آئیڈیا صرف اس باغ محبت تک ہی محدود ہو جاتا لیکن ان لوگوں کا خلوص اس بات کی گواہی ہے کہ اس وقت یہ آئیڈیا پاکستان کی قومی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے حکومت کے زیر غور ہے اور حکومت پنجاب کا ٹورازم ڈیپارٹمنٹ اب سرگرمیوں کو منعقد کرنے کے لئے آگے آیا ہے۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں بھی ایگری ٹورازم کلب قائم ہے اور اس ادارے نے بھی ایگری ٹورازم کو فروغ دینے میں ہمارے ساتھ مکمل معاونت کی ہے۔ اس موقع پر ایگری ٹورازم کے ایمبیسیڈر انٹرپینیور چوہدری محمد یاسین رندھاوا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایگری ٹورازم کا مقصد اپنے کسانوں کی معیشت کی بہتری ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا کسان اپنی مصنوعات کو ویلیو ایڈ کے میدان میں لے جائے۔ ہم بیرون ملک سے اپنی صحت اور جسم کی حفاظت کے لئے جو مصنوعات بھاری زرمبادلہ خرچ کر کے درآمد کرتے ہیں وہ عملی طور پر پاکستان میں تیار کی جا سکتی ہیں اور پھر کوشش کی جائے تو ان کے معیار کو بین الاقوامی سطح پر بڑھا کر ان کو برآمدات کے میدان میں بھی لایا جا سکتا ہے انہوں نے اس موقع پر ایلوویرا، موگے، مورنگا اور دیگر قدرتی نباتات سے تیار کردہ مصنوعات بھی دکھائیں اور بتایا کہ ہم بیرون ملک سے ان مصنوعات کی برآمد مہنگے داموں کرتے ہیں جبکہ ملکی سطح پر تیار کرنے میں ان پر بہت کم خرچ آرہا ہے اور یہ بیرون ملک سے درآمد کی گئی مصنوعات کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند اور کارآمد ہے۔ ایگری ٹورازم طلباء و طالبات اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے حامل خواتین و حضرات کو اس بارے میں تربیت فراہم کر سکتا ہے۔

اس موقع پر شرکاء کے اعزاز میں پرتکلف ضیافت دی گئی جس میں پنجاب کے روایتی کھانے ساگ، مکی کی روٹی، کھیر، آلو بخارے کی چٹنی، دیسی مرغ کا سالن، میسی روٹی، السی کی پنیاں اور چائے شامل تھی۔ شرکاء اس روایتی کھانے سے بہت محظوظ ہوئے۔ بعد ازاں ڈاکٹر اے کے خان ہال میں مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال قریشی اور ریٹائرڈ ہونے والے سینئر ویٹرنری آفیسر ڈاکٹر بشیر احمد کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے گئے اور باغ محبت میں قائم قادر بخش فارم اینڈ نرسری اور گرین ٹچ ڈیکورہ شاپ کی سیر بھی کروائی گئی۔ سینئر ویٹرنری آفیسر ڈاکٹر بشیر احمد نے اس موقع پر مورنگا کی مصنوعات بھی خصوصی طور پر حاصل کیں اور دوستوں نے ان کو ہنسی مذاق میں اس بات پر بھی پیشگی مبارکباد دی کہ وہ پہلے ہی عربوں کے فلسفہ حیات کے مطابق دو شریک حیات کے اکیلے شوہر ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ مورنگا کی مصنوعات کے استعمال سے اب ان کے حرم میں بیک وقت اب دو بیگمات کا اضافہ ہو جائے گا۔ ڈاکٹر بشیر احمد اس موقع پر خوشی سے پھولے اور سمائے دکھائی دیئے۔ پی وی ایم اے کے ماہانہ اجلاس میں ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ننکانہ صاحب ڈاکٹر حیدر علی خان، سینئر ویٹرنیرین ڈاکٹر اللہ بخش، ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف مائیکروبیالوجی پروفیسر ڈاکٹر سجاد الرحمن، بروک انیمل ہیلتھ کے ریجنل نیجر ڈاکٹر سلیم شیخ، معروف ویٹرنیرین ڈاکٹر خالق لال، ڈاکٹر سلیم انجم (اے ڈی آئی او چنیوٹ)، ڈاکٹر کلیم اقبال، ڈاکٹر عرفان، ڈاکٹر ماجد و دیگر افراد نے بھی شرکت کی۔

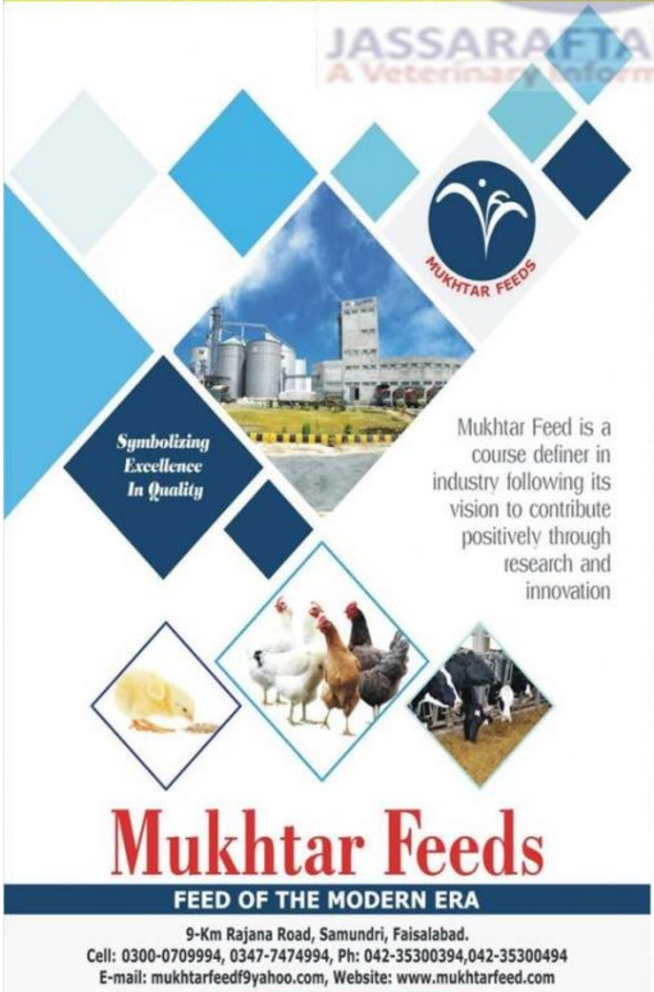

بانی ایڈیٹر انچیف، پبلشر ڈاکٹر خالد محمود شوق نے سلیم نواز پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز A/392 سمن آباد فیصل آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر ڈاکٹر تین ظہیر، ایگزیکٹو ایڈیٹر ذیشان خالد

AFTOVAC VACCINE

(FROM VIRUS GROWN IN BHK-21 CELLS; O, A, ASIA-1 SEROTYPES)

ایفٹوویک ویکسین

(جیل بیس)

(سیروٹائپ O,A , Asia-1)

حذیفہ انٹرنیشنل کی طرف سے منہ کھر کی بیماری کے خلاف ایفٹوویک ویکسین اور بھیڑ بکریوں کی بیماری کا ٹا پی پی آر کے خلاف ویکسین کی تعارفی تقریب

سرگودھا میں چیف ایگزیکٹو بشارت ملک، جنرل منیجر بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر ریاست علی، نیشنل سیلز منیجر فضل وہاب، زونل منیجر ڈاکٹر کاظم رشید، ڈاکٹر عدیل ظفر، ڈاکٹر زاہد کا شرکاء سے خطاب

محنت کے بل بوتے ہی دنیا کا کوئی انسان بھی معاشرے میں ترقی کر سکتا ہے، ہماری کمپنیاں ایٹ زان فارماسوٹیکلز اور حذیفہ انٹرنیشنل نے لائیوسٹاک سیکٹر اور پولٹری سیکٹر کیلئے خدمات سرانجام دے رہی ہیں، ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم ہمیشہ ایک معیاری اور اچھی ادویات اور ویکسین امپورٹ کریں تاکہ اس کا فائدہ مویشی پال حضرات کو ہو، بشارت ملک چیف ایگزیکٹو حذیفہ انٹرنیشنل

حذیفہ انٹرنیشنل نے منہ کھر کی بیماری کے خلاف ترکی سے یہ ویکسین درآمد کی ہے، وہاں ویٹال VETAL اینیمل ہیلتھ پروڈکٹس کا ادارہ یہ ویکسین تیار کرتا ہے، بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر ریاست علی جنرل منیجر

پاکستان میں بیماری کے خلاف سرکاری شعبے اور نجی شعبے میں ٹیکہ جات پائے جاتے ہیں اور ویکسین کی مینوفیکچرنگ اور امپورٹ کی جاتی ہے، حذیفہ انٹرنیشنل نے ترکی سے سیروٹائپ Asia-1 اور O,A کی ویکسین ایفٹوویک آئل بیس اور ایفٹوویک جیل بیس درآمد کی ہے، ترکی میں منہ کھر کی بیماری کی ویکسین جدید پلانٹ پر تیار کی جاتی ہے، ڈاکٹر کاظم رشید

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) حذیفہ انٹرنیشنل کے زیر اہتمام 11 دسمبر کو سرگودھا کے ایک مقامی ریسٹورنٹ میں منہ کھر کی ویکسین افٹوویک (آئل بیس) اور (جیل بیس) کی تعارفی تقریب (لانچنگ تقریب) منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستان بھر سے کمپنی کے سیلز پروموشن آفیسرز، ٹیکنیکل آفیسرز اور ریجنل منیجرز نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت سے کیا گیا جس کے بعد کمپنی کے جنرل منیجر بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر ریاست علی نے تقریب کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے منہ کھر کی بیماری کے نقصانات کا جائزہ لیا اور بتایا کہ منہ کھر کی بیماری سے مویشی ہی متاثر نہیں ہوتے بلکہ ان کی پیداوار بھی کم ہو جاتی ہے جس کا منفی اثر ان کے مالکان کی معاشی حالت پر مرتب ہوتا ہے۔ مویشی اگر دودھ کی پیداوار کم کر دے تو پھر مویشی پال حضرات اس سے بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس بیماری کے تدارک کے لئے پاکستان میں مناسب اقدامات کئے جائیں۔ حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ مویشیوں کو ایسی ویکسین کا ٹیکہ لگایا جائے جو پاکستان کے مقامی حالات کے مطابق تیار کی گئی ہو۔ حذیفہ انٹرنیشنل نے اس حکمت عملی کے تحت ترکی سے یہ ویکسین درآمد کی ہے۔ وہاں پر ویٹال اینیمل ہیلتھ پروڈکٹس کا ادارہ یہ ویکسین تیار کرتا ہے۔

اس کے بعد زونل اینڈ ٹیکنیکل منیجر ڈاکٹر کاظم رشید نے منہ کھر کی بیماری کے بارے میں تفصیلی لیکچر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ بیماری ایک چھوت کی بیماری ہے جو بیمار جانوروں سے تندرست جانوروں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ جانور کے منہ میں زبان، ناک، تھن اور پاؤں پر چھالے بن جاتے ہیں، بیماری کی شدت میں تیزی آنے سے بعض اوقات موت واقع ہو جاتی ہے۔ بیماری کے اثرات میں دودھ اور گوشت کی پیداوار میں بری طرح کمی آتی ہے اور یہ مویشی دیگر بیماریوں کے خلاف بھی قوت مدافعت میں کمی کر دیتی ہے۔ منہ کھر کی بیماری کا وائرس ہوا کے ذریعے تیزی سے پھیلتا ہے، متاثرہ جانور کے دودھ، جسمانی رطوبتوں اور مادہ منویہ سے بھی منہ کھر کی بیماری کا وائرس منتقل ہوتا ہے۔ اس بیماری سے بچاؤ کا واحد حل یہ ہے کہ ان کو فوری طور پر حفاظتی ٹیکہ بروقت لگایا جائے جس سے اس بیماری کے خلاف مویشیوں میں قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔

> ہماری کمپنیوں ایٹ زون اور حذیفہ انٹرنیشنل نے لائیوسٹاک سیکٹر اور پولٹری سیکٹر کے لئے خدمات سرانجام دی ہیں

ڈاکٹر کاظم نے کہا کہ پاکستان میں اس بیماری کے خلاف سرکاری شعبے اور نجی شعبے میں ٹیکہ جات پائے جاتے ہیں اور ویکسین بھی تیار ہوتی ہے اور درآمد کی جاتی ہے۔ حذیفہ انٹرنیشنل نے ترکی سے سیروٹائپ Asia-1 اور O,A کی ویکسین ایفٹوویک آئل بیس اور ایفٹوویک جیل بیس درآمد کی ہے۔ ترکی میں منہ کھر کی بیماری کی ویکسین جدید پلانٹ پر تیار ہوتی ہے۔ ... یہ ویکسین پاکستان میں بڑے جانوروں کے لئے 3 سی سی فی جانور زیر جلد یا گوشت میں لگانا لازمی ہے۔ اس طرح کٹڑوں اور بچھڑوں میں اس کی خوراک 2 سی سی فی جانور زیر جلد یا گوشت میں لگانا لازمی ہے۔ بھیڑ بکری میں ایک سی سی فی جانور زیر جلد یا گوشت میں لگانا چاہئے۔ ایفٹوویک آئل بیس ویکسین کا حفاظتی ٹیکہ ہر 9 سے 12 ماہ کے بعد لازمی طور پر لگانا چاہئے تاکہ جانور بیماری سے محفوظ رہ سکے۔ چھوٹے جانوروں میں پیدائش سے 3 ماہ کے بعد منہ کھر کا حفاظتی ٹیکہ لگائیں، پہلی مرتبہ جس چھوٹے جانور کو منہ کھر کا حفاظتی ٹیکہ لگایا جائے اس میں بہتر قوت مدافعت پیدا کرنے کے لئے پہلے ٹیکے کے ایک ماہ بعد دوسرا ٹیکہ (بوسٹر ڈوز) لگائی جائے۔

ڈاکٹر کاظم رشید کا کہنا تھا کہ ایفٹوویک جیل بیس کا حفاظتی ٹیکہ ہر 6 ماہ بعد لگایا جانا چاہئے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ آئل بیس ٹیکہ زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے جبکہ جیل بیس ٹیکہ 6 ماہ بعد لگانا ضروری ہے۔ انہوں نے ٹیکنیکل سٹاف سے کہا کہ وہ اس بیماری کے بارے میں اچھی طرح مطالعہ کریں تاکہ فارمرز کو ویکسین کے متعلق آگاہی دے سکیں۔ ... اس موقع پر ڈاکٹر عدیل ظفر اور ڈاکٹر زاہد نے بھی ٹیکنیکل لیکچرز دیئے اور بھیڑ بکریوں کی بیماری کا ٹا پی پی آر کے متعلق آگاہی دی۔ کمپنی کے نیشنل سیلز منیجر فضل وہاب نے سیلز سٹاف سے کہا کہ وہ پوری تندہی کے ساتھ کمپنی کی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے کام کریں جس کے فوائد سب کو ملیں گے۔ آخر میں کمپنی کے چیف ایگزیکٹو بشارت ملک نے تمام شرکاء کو سخت محنت کی تلقین کی اور کہا کہ محنت کے بل بوتے ہی دنیا کا کوئی انسان بھی معاشرے میں ترقی کر سکتا ہے۔ ہماری کمپنیاں ایٹ زان فارماسوٹیکلز اور حذیفہ انٹرنیشنل نے لائیوسٹاک سیکٹر اور پولٹری سیکٹر کیلئے خدمات سرانجام دی ہیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم ہمیشہ ایک معیاری اور اچھی ادویات اور ویکسین امپورٹ کریں تاکہ اس کا فائدہ مویشی پال حضرات کو ہو۔ تقریب کے آخر میں شرکاء کے اعزاز میں شاندار ضیافت دی گئی۔

> متاثرہ جانور کے دودھ، جسمانی رطوبتوں اور مادہ منویہ سے بھی منہ کھر کی بیماری کا وائرس منتقل ہوتا ہے

AFTOVAC-OIL VACCINE

(FROM VIRUS GROWN IN BHK-21 CELLS;
O, A, ASIA-1 SEROTYPES)

FMD (OIL BACE)

INTRODUCTION:

بانی ایڈیٹر چیف، پبلشر ڈاکٹر خالد محمود شوق نے ... فیصل آباد سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز 392/A ... فیصل آباد سے شائع کیا۔

بھینسوں کے گوبر سے بسیں چلانے کا منصوبہ (رائٹرز)

ہوا تازہ رکھنے اور ماحولیاتی وارمنگ کا باعث بننے والی گیسوں کا اخراج کم کرنے کے لئے کراچی میں بائیو گیس سے چلنے والی بسیں متعارف کروائی جائیں گی۔ زیرو اخراج والا گرین بس ریپڈ ٹرانزٹ نیٹ ورک انٹرنیشنل گرین کلائمیٹ فنڈ کی فنڈنگ سے کراچی میں شروع ہوگا جس کی 200 بسیں بائیو میتھین سے چلیں گی۔ جسے کراچی کی 4 لاکھ بھینسوں کا گوبر جمع کر کے تیار کیا جائے گا۔ یہ منصوبہ 2020 سے فعال ہوگا۔ مقامی لوگوں کے مطابق نیا بس سسٹم فضائی آلودگی اور شور کم کرنے میں معاون ثابت ہوگا مگر کیا بسوں کی تعداد اتنی ہوگی جس سے شہر کے بیمار ٹرانسپورٹ سسٹم میں نئی جان پیدا ہو سکے۔ وزیر اعظم کے مشیر برائے ماحولیاتی ملک امین اسلم نے بتایا کہ اقوام متحدہ کے تحت قائم گرین کلائمیٹ فنڈ ترقی پذیر ملکوں کو صاف ماحول کے فروغ کیلئے فنڈنگ کرتا ہے۔ کراچی پراجیکٹ کیلئے چار کروڑ 90 لاکھ ڈالر فراہم کرے گا جبکہ پراجیکٹ کی کل لاگت 58 کروڑ 35 لاکھ ڈالر ہے۔ باقی فنڈز ایشیائی ترقیاتی بینک اور سندھ حکومت فراہم کریں گے۔ پراجیکٹ چار سال میں مکمل ہوگا۔ ملک اسلم نے بتایا کہ اس پراجیکٹ سے 3200 ٹن گوبر روزانہ سمندر کی نذر ہونے کے بجائے بائیو گیس پلانٹ پر توانائی اور کھاد کی تیاری کیلئے استعمال ہو گا۔ 50 ہزار گیلن تازہ پانی کی بھی بچت ہوگی جو کہ اس وقت ساحل پر ویسٹ کی صفائی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ تھنک ٹینک لیڈر شپ فار انوائرنمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ کے چیف ایگزیکٹو علی توقیر شیخ نے بتایا کہ ماحول پر اس کے مجموعی اثر کا اندازہ لگانا پیچیدہ عمل ہے کیونکہ بسیں مرحلہ وار متعارف کرائی جائیں گی۔ پاکستانی حکام اکثر دیکھ بھال و مرمت کے بجٹ کا خیال نہیں کرتے، اس لئے مرمت نہ ہونے سے بسوں کے ناکارہ ہونے کا خدشہ ہے۔ پاکستان کی تاریخ رہی ہے کہ اس کے ڈونرز کی فنڈنگ سے شروع کئے گئے منصوبوں کا بھرپور فائدہ نہیں اٹھایا۔ تاہم اگر منصوبہ کامیاب رہا تو پاکستان کا پہلا گرین بی آر ٹی سسٹم دیگر علاقوں کیلئے ماحول دوست ٹرانسپورٹ سسٹم کی بنیاد بنے گا۔ لاہور، ملتان، پشاور، فیصل آباد سمیت دیگر شہروں کیلئے ایک ماڈل اور پلانرز اور پالیسی سازوں کی پبلک ٹرانسپورٹ سے متعلق سوچ میں تبدیلی کا باعث بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذاتی گاڑیوں کے استعمال کی حوصلہ شکنی کیلئے پاکستان کو بڑے شہروں میں ایسے پراجیکٹ شروع کرنے کی ضرورت ہے اس سے سموگ میں کمی، ہوا کے معیار میں بہتری اور لوگوں کی صحت پر مثبت اثرات پڑیں گے۔ 70 فیصد شہری آبادی میں پبلک ٹرانسپورٹ کے استعمال کو ہدف بنانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ فضائی آلودگی کم کرنے کا ایک طریقہ گاڑیوں کیلئے معیاری فیول کی درآمد ہے۔ ہم کم گریڈ کا فیول درآمد کر رہے ہیں۔ ہماری ریفائنریاں صرف تیسرے درجے کا فیول ریفائن کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

www.facebook.com/VetNewsViews FD # 56

پولٹری لائیوسٹاک ڈیری زراعت ماہی پروری جنگلی حیات اور ماحولیات کا پاکستان میں واحد اخبار

ہفت روزہ

ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز

چیف ایڈیٹر: ڈاکٹر خالد محمود شوق | ایڈیٹر: ڈاکٹر تزئین ظہیر | ایگزیکٹو ایڈیٹر: ذیشان خالد | فیصل آباد

جلد نمبر 14 | 08 تا 15 جنوری 2019 | صفحات 10 | قیمت 150 روپے | شمارہ نمبر 10 | ABC سے تصدیق شدہ

Email: pakissan2002@yahoo.com

منسٹری آف نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشنز اینڈ کوآرڈی نیشن ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان کا جاری کردہ 2 جنوری 2019 کا پریس ریلیز

ڈریپ کے چیف ایگزیکٹو ڈاکٹر شیخ اختر حسین کے خلاف میڈیا میں جھوٹا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے، وہ کسی بھی ریفرنس میں نیب کو مطلوب نہیں تھے، غلطی سے ان کا نام ایک دفعہ درج ہوگیا تھا لیکن نیب نے اس کی تردید کردی تھی، اس جھوٹے پروپیگنڈا کے پیچھے وہ لوگ شامل ہیں جن کے خلاف جعلی اور غیر رجسٹرڈ ادویات بنانے پر قانونی کارروائی کی جا رہی ہے، ڈریپ اپنی کارروائی جاری رکھے گا اور کسی طور پر بھی محض جھوٹے پروپیگنڈا کا شکار ہو کر اپنا اصل کام نہیں چھوڑے گا

ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر شیخ اختر حسین کی حالیہ تقرری کے بعد میڈیا میں ایک جھوٹی اور بے بنیاد خبر کے پھیلاؤ اور ٹاک شوز پر پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ ان غیر حقیقی خبروں میں کہا گیا ہے کہ ڈریپ کے نومنتخب سی ای او نیب کے کسی ریفرنس (جس میں ان کو مردہ ظاہر کیا گیا تھا) مطلوب تھے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نیب کا کوئی بھی ریفرنس ان کے خلاف نہیں بنایا گیا۔ ایک ریفرنس میں غلطی سے ان کا نام لکھا گیا تھا جس کی تردید دفتر نے کردی تھی۔ اس ضمن میں تسنیم افضل نامی شخص نے اسلام آباد ہائی کورٹ میں پٹیشن نمبر 3385/2017 بھی دائر کی تھی۔ عدالت نے اپنی رپورٹ میں واضح کیا کہ شیخ اختر حسین مذکورہ ریفرنس میں کسی طرح کی بدعنوانی میں ملوث نہیں پائے گئے اور ان کے حوالے سے سرکاری اہلکار کی لاپرواہی کا نتیجہ تھا۔ اس وضاحت کے بعد عدالت عالیہ نے کیس کو خارج کر دیا تھا۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد بے بنیاد ڈریپ اور سی ای او کی ساکھ کو متاثر کرنے کی مذموم کوشش ہے۔

یاد رہے کہ ڈریپ کے سی ای او شیخ اختر حسین نے گزشتہ سال جعلی ادویات بنانے والے ایک گروہ کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی اور اس شخص نے ان کے خلاف الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا پر پروپیگنڈہ کا ایک طوفان برپا کر دیا گیا۔ ڈریپ ٹیم نے اسلام آباد میں جعلی اور غیر رجسٹرڈ ادویات بنانے والی فیکٹری ایورسٹ فارما کے خلاف کارروائی کی اور بڑی تعداد میں غیر رجسٹرڈ، جعلی اور جنسی ادویات برآمد کیں۔ سمگل شدہ خام مال کا ایک گودام بھی سیل کیا گیا۔ فیکٹری کے مالکان محمد عثمان چوہدری وغیرہ کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج کیا گیا۔ نور محمد مہر جو کہ ڈرگ لائیر فورم کا عہدیدار ہے لیکن حقیقت میں ایورسٹ فارما کے مالکان میں شامل ہے اور نامزد ملزم ہے۔ ڈرگ کورٹ اسلام آباد اس شخص کو اشتہاری قرار دے چکی ہے اور اس شخص کی گرفتاری تاحال نہیں ہوئی ہے۔ اسی کا فائدہ اٹھا کر یہ شخص ایک بار پھر میڈیا کا سہارا لے کر گمراہ کن پروپیگنڈا کر رہا ہے اس پروپیگنڈا کا خصوصی مقصد صرف اور صرف ڈریپ کی اپنے کام سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہے تاکہ وہ جعلی اور غیر رجسٹرڈ ادویات کے خلاف کارروائی کی بجائے اس شخص کے پروپیگنڈا کے جواب میں الجھ جائے۔

گزشتہ چند مہینوں میں جعلی اور غیر رجسٹرڈ ادویات بنانے والوں کے خلاف کارروائی میں خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس کے لئے قومی سطح پر ٹیکنیکل ٹاسک فورس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور مجرموں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائیاں کی گئی ڈریپ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے عناصر میں جعلی ادویات بنانے والا مافیا جس کا سرغنہ نور محمد مہر ہے سرفہرست ہے۔

اس کے باوجود بھی ڈریپ جعلی ادویات کے خلاف کارروائی سے پیچھے نہیں ہٹے گی اور جعلی ادویات کا کاروبار کرنے والوں کی پشت پناہی کرنے والے (نور محمد مہر) کے پروپیگنڈا کی وجہ سے اپنے اولین کام جعلی ادویات کے خاتمہ سے ہرگز دستبردار نہیں ہوگی۔ ڈریپ نے میڈیا سے بھی درخواست کی کہ وہ ڈریپ کا موقف جانے بغیر ایسے مجرموں کے پروپیگنڈا پر کان نہ دھریں اور ایسے شخص کو جانے انجانے میں میڈیا کا ناجائز استعمال نہ کرنے دیں۔

دریں اثناء ایڈیشنل ڈائریکٹر لیگل ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان کی طرف سے اس خبر پر جیو نیوز اسلام آباد کے ڈائریکٹر رانا جواد کو خط بھی ارسال کیا گیا ہے جس میں اس خبر کو بے بنیاد کہا گیا ہے۔ 28 دسمبر 2018 کو لکھے جانے والے اس خط کی مکمل نقل ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز کے فیس بک پیج پر دستیاب ہے جس میں اس خبر کو گمراہ کن قرار دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ یہ ڈریپ کے خلاف غلط خبر ہے۔ کہ اس کے متعلق خبر کی وضاحت چھاپی جائے اور جیو نیوز کے نیٹ ورک سے ڈریپ کے خلاف اس خبر کو ختم کیا جائے۔

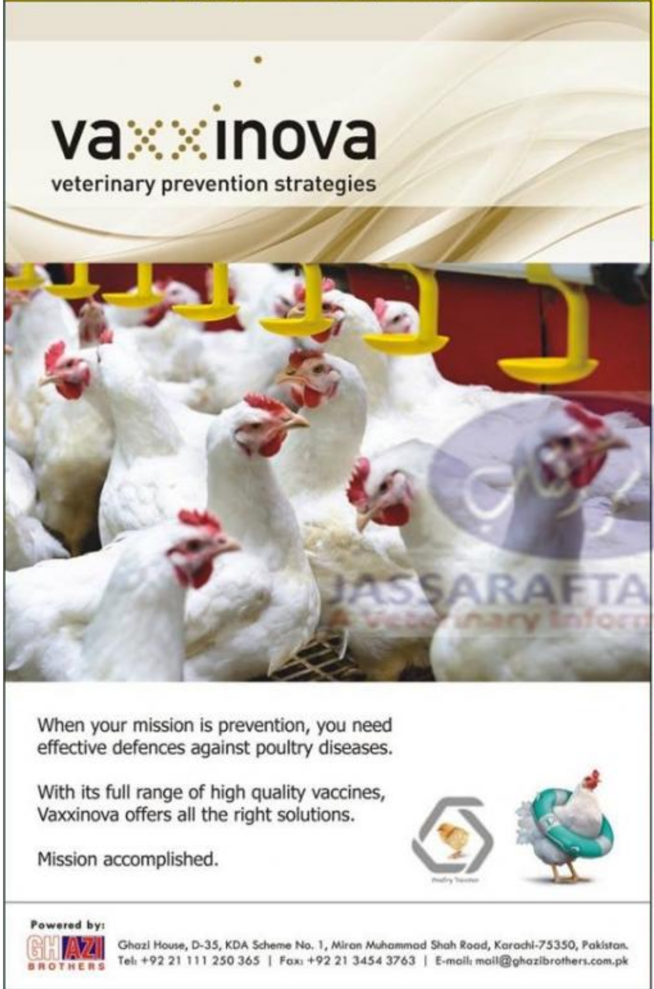

دی ورلڈز پولٹری سائنس ایسوسی ایشن پاکستان برانچ کی سرگرمیاں اور آئندہ لائحہ عمل

تحریر: ڈاکٹر ناصر مختار نائب صدر و اسسٹنٹ پروفیسر پولٹری

دی ورلڈز پولٹری سائنس ایسوسی ایشن 1912 سے قائم ہے اور 80 سے زائد ممالک میں آزادانہ طور پر کام کر رہی ہے اس کے 8000 سے زیادہ ممبرز ہے اور 10 سے زیادہ ورکنگ گروپس ہے، ورکنگ گروپ 1 پولٹری ہیلتھ و ویلفیئر ورکنگ گروپ کے گروپ لیڈر ڈاکٹر محمد صادق (صدر ورلڈز پولٹری سائنس ایسوسی ایشن پاکستان برانچ) ہیں، ورکنگ گروپ 2 پولٹری نیوٹریشن و گٹ ہیلتھ ورکنگ گروپ کے گروپ لیڈر ڈاکٹر محمد اطہر جنرل منیجر (ریسرچ و ڈویلپمنٹ) ہائی ٹیک گروپ لاہور ہیں



دی ورلڈز پولٹری سائنس ایسوسی ایشن 1912 سے قائم ہے اور 80 سے زائد ممالک میں آزادانہ طور پر کام کر رہی ہے اس کے 8000 سے زیادہ ممبرز ہے اور 10 سے زیادہ ورکنگ گروپس ہے۔ انٹرنیشنل طرز پر پاکستان پولٹری انڈسٹری کی ضرورت کے مطابق دی ورلڈز پولٹری سائنس ایسوسی ایشن پاکستان برانچ نے 12 مختلف ورکنگ گروپس کو ترتیب دیا ہے جن کو پاکستان پولٹری انڈسٹری اور مختلف یونیورسٹی کے اعلیٰ و ماہر شخصیات بطور گروپ لیڈر لیڈ کریں گے یہ گروپ لیڈر سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن بھی شمار ہوں گے اور پولٹری کے متعلقہ شعبہ کے حل کیلئے پاکستان کے مختلف شہروں میں مختلف تعلیمی و انڈسٹری کی شخصیات کے تعاون سے انٹرنیشنل ٹریننگ، سیمینار، سمپوزیم، کانفرنس اور کانگریس کا انعقاد کریں گے یہ ایونٹس ہمیشہ انڈسٹری کے مسائل کے حل کے لئے انعقاد کئے جائیں گے۔

پاکستان میں ابھی تک دو ورکنگ گروپس فعال ہے ان میں پولٹری ہیلتھ و ویلفیئر اور پولٹری نیوٹریشن و گٹ ہیلتھ شامل ہے۔

ورکنگ گروپ 1 پولٹری ہیلتھ و ویلفیئر

اس ورکنگ گروپ کے گروپ لیڈر ڈاکٹر محمد صادق (صدر ورلڈز پولٹری سائنس ایسوسی ایشن پاکستان برانچ) ہیں اس کے علاوہ ملک کے مشہور ماہرین اس کے ممبرز ہیں۔ اس گروپ کا بنیادی کام ملک میں پولٹری کی مختلف بیماریوں کے روک تھام کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جس میں ملکی و غیر ملکی ماہرین ایک جگہ اکٹھے ہو کر ان مسائل کو زیر بحث لائے اور ان کی روک تھام کے لئے مجوزہ حل پیش کرے۔ اس کے علاوہ پاکستان پولٹری انڈسٹری اور مختلف پاکستانی یونیورسٹیوں کا انٹرنیشنل اداروں سے تعلق قائم کروانا بھی شامل ہے۔ یہ ورکنگ گروپ بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی میں ملکی و غیر ملکی ماہرین کے تعاون سے پہلی پولٹری سمپوزیم برائے ہیلتھ و ویلفیئر کا اہتمام کر چکا ہے۔ اس میں 500 سے زائد مندوبین نے شرکت کی تھی اور انتہائی اہم موضوعات کو زیر بحث لایا گیا تھا۔ یہ اپنی نوعیت کی پہلی انٹرنیشنل کانفرنس تھی۔ اس سمپوزیم میں پیش کئے جانے والے سائنسی مقالہ جات کے خلاصے (ABSTRACTS BOOK) بھی شائع کی گئی اور یہ انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔

ورکنگ گروپ 2 پولٹری نیوٹریشن و گٹ ہیلتھ

اس اہم ورکنگ گروپ کے گروپ لیڈر ڈاکٹر محمد اطہر جنرل منیجر (ریسرچ و ڈویلپمنٹ) ہائی ٹیک گروپ لاہور ہیں اس گروپ کا بنیادی مقاصد میں ملکی ماہرین کے درمیان رابطہ قائم کرنا ہے اور پاکستان پولٹری انڈسٹری کے متعلقہ شعبے کے مسائل کے حل کے لئے ایک ایسا پلیٹ فارم پیش کرتا ہے جہاں پاکستان فیڈ مل مالکان اور پولٹری فارمرز کے پیچیدہ مسائل کو زیر بحث لایا جا سکے۔ مزید ازاں فیڈ مل مالکان کے لئے متبادل اور نئے نئے پروٹین کے ذرائع کی افادیت بیان کرتا ہے۔ یہ ورکنگ گروپ اس سال لاہور میں پولٹری نیوٹریشن و گٹ ہیلتھ پر سمپوزیم یا کانفرنس کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں رفاہ کالج آف ویٹرنری سائنس لاہور نے اس کے انعقاد کیلئے اپنی خدمات پیش کی ہیں جس کا فیصلہ آئندہ اجلاس میں کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ آئندہ کے پروگرام میں مندرجہ ذیل گروپس کو بھی فعال کیا جائے گا۔ جس کے لئے ملک کے اعلیٰ پائے کے ماہرین کی خدمات حاصل کی جائے گی یہ گروپس مندرجہ ذیل ہیں۔

ورکنگ گروپ 3۔ پولٹری بریڈنگ و جینیٹکس
ورکنگ گروپ 4۔ لیئر ویلفیئر و ایگ کوالٹی
ورکنگ گروپ 5۔ براعکر میٹ کوالٹی
ورکنگ گروپ 6۔ فزیالوجی و انکوبیشن
ورکنگ گروپ 7۔ کنٹرول ہاؤس مینجمنٹ و وینٹیلیشن
ورکنگ گروپ 8۔ پولٹری پروسیسنگ و ویلیو ایڈیشن
ورکنگ گروپ 9۔ پولٹری اکنامکس، مارکیٹنگ و ایکسپورٹ
ورکنگ گروپ 10۔ سمال سکیل فیملی پولٹری
ورکنگ گروپ 11۔ ریٹائٹ گروتھ
ورکنگ گروپ 12۔ واٹر فوئل (بطخ پانی)

دی ورلڈز پولٹری سائنس ایسوسی ایشن پاکستان برانچ ان موضوعات پر ہر سال سمپوزیم یا کانفرنس کا ارادہ رکھتی ہے۔ مزید ازاں ہر چار سال کے بعد کانگریس کے انعقاد کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔ انشاءاللہ

لائیوسٹاک کی برآمدات سے خطیر زرمبادلہ حاصل ہوگا، میاں زاہد

ملکی زرعی پیداوار میں لائیوسٹاک کا حصہ 59 فیصد اور جی ڈی پی میں 12 فیصد ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) پاکستان بزنس مین اینڈ انٹلیکچولز فورم و آل کراچی انڈسٹریل الائنس کے صدر میاں زاہد حسین نے کہا ہے کہ لائیوسٹاک سیکٹر کل زرعی پیداوار میں 59 فیصد اور ملکی جی ڈی پی میں 12 فیصد کا حصہ دار ہے۔ لائیوسٹاک سیکٹر نے مالی سال 18ء میں پرائیویٹ سیکٹر کی جانب سے برآمد گوشت سے 105 ملین ڈالرز کا زرمبادلہ حاصل کیا۔ بزنس کمیونٹی سے بات چیت کرتے ہوئے میاں زاہد نے کہا کہ لائیوسٹاک سیکٹر کی برآمدات کئی اشیاء پر مشتمل ہیں جن میں کھالیں، ہڈی اور ہڈی سے بننے والی اشیاء، زندہ، اون اور پولٹری شامل ہیں۔ تین ٹریلین ڈالرز کی حلال گوشت کی بین الاقوامی مارکیٹ میں پاکستان کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ تاہم لائیوسٹاک کی پیداوار کے اعتبار سے پاکستان خود کفیل ہے اور درآمدات نہ ہونے کے باعث زرمبادلہ کی بچت ہوتی ہے۔ گزشتہ مالی سال 9 ہزار دودھ دینے والی گائیں درآمد کی گئیں جن سے سالانہ 61 ملین ٹن دودھ کمرشل سسٹم میں شامل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ملکی جی ڈی پی میں لائیوسٹاک سیکٹر کا حصہ گزشتہ پانچ سال سے 11 سے 12 فیصد تک محدود ہے۔ پاکستان کو اس سیکٹر کی پیداوار کی افزائش، جدت اور تنوع کی ضرورت ہے تاکہ اس شعبے کی بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی حاصل ہو سکے۔ گزشتہ دو دہائیوں سے دنیا میں گوشت، دودھ اور انڈوں کی طلب میں آبادی بڑھنے، شہری آبادی میں اضافے اور گھریلو آمدن بڑھنے سے اضافہ ہوا ہے۔ جس سے لائیوسٹاک کی برآمدات بڑھانے کا سنہری موقع ہے۔ جس سے خطیر زرمبادلہ حاصل ہوگا۔

اپیل!

جنوری کی سرد اور طویل راتیں ڈسٹرکٹ جیل اٹک کے اسیران کیلئے بہت بھاری ہیں۔ یہ اسیران معمولی، غیر معمولی مقدمات کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ سردی کی شدت آہنی سلاخوں سے گزر کر مزید کاٹنے دار ہو جاتی ہے اور کبھی ایسی سرد رات کی موت ہے بس زندگی کا قصاص بن جاتی ہے۔ بوڑھے قیدیوں کیلئے ابتدائی طور پر 100 عدد گرم سویٹرز کی فوری ضرورت ہے۔ براہ کرم ہر اہل خیر ایک عدد صاف دھلا ہوا گرم سویٹر یا جرسی صدقہ کر کے اسیران کو سردی سے بچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ الحمرا سویٹ اینڈ بیکرز چوک فوارہ اٹک میں جمع کرائے جا سکتے ہیں۔ 0322-9495965

بانی ایڈیٹران چیف، پبلشر ڈاکٹر خالد محمود شوق نے سلیم نواز پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز 392/A سمن آباد فیصل آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر ڈاکٹر تزئین ظہیر، ایگزیکٹو ایڈیٹر ذیشان خالد

اہم اطلاع

ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز میں اپنے توسیعی مضامین شائع کروانے کے لئے اردو کے مضامین ان پیج فائل میں اور انگریزی کے مضامین WP پروگرام میں اس ای میل پر ارسال کئے جائیں۔

(ڈاکٹر تحسین ظہیر)
(ایڈیٹر ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز)

article.vet.news.n.views@gmail.com

www.facebook.com/VetNewsViews FD # 56

پولٹری لائیوسٹاک ڈیری زراعت ماہی پروری جنگلی حیات اور ماحولیات کا پاکستان میں واحد اخبار

ہفت روزہ
ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز

چیف ایڈیٹر: ڈاکٹر خالد محمود شوق
ایڈیٹر: ڈاکٹر تحسین ظہیر
ایگزیکٹو ایڈیٹر: ذیشان خالد
فیصل آباد

جلد نمبر 14 | 08 تا 15 جنوری 2019 | صفحات 10 | قیمت 150 روپے | شمارہ نمبر 10 | ABC سے تصدیق شدہ

Email: pakissan2002@yahoo.com

وزیراعلیٰ پنجاب عثمان بزدار کا جگیت پیر لائیوسٹاک فارم بہاولپور کا اچانک دورہ

بہاولپور (ڈاکٹر جاسر آفتاب) وزیر اعلیٰ عثمان بزدار نے بغیر پروٹوکول محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کے گورنمنٹ لائیوسٹاک فارم جگیت پیر بہاولپور کا اچانک دورہ کیا۔ اس موقع پر وزیر خوراک پنجاب سمیع اللہ چوہدری بھی ان کے ہمراہ تھے۔ وزیر اعلیٰ سیدھا ڈیری سیکشن پر گئے۔ اس وقت ڈاکٹر مظہر ویٹرنری آفیسر ڈیوٹی پر موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ سٹاف سے فارم پر مسائل کے بارے پوچھا۔ وزیر اعلیٰ عثمان بزدار نے سٹاف کو ڈیوٹی پر ہونے پر شاباش بھی دی۔ انہوں نے فارم کے دفتر میں نماز بھی ادا کی۔

حلال فوڈ اینڈ سیفٹی اتھارٹی کی کارکردگی مزید موثر بنانے کی ضرورت، وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا محمود خان

خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ محمود خان نے معیاری خوراک، مارکیٹ میں قیمتوں کی مانیٹرنگ، صفائی کے لئے ایک منظم طریقہ کار وضع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے خیبر پختونخوا حلال فوڈ اینڈ سیفٹی اتھارٹی کو صوبے میں معیاری اشیائے خوردونوش کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات کی بھی ہدایت کی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے حلال فوڈ اینڈ سیفٹی اتھارٹی کے دورے کے دوران کیا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خیبر پختونخوا میں حلال فوڈ اینڈ سیفٹی اتھارٹی نے جس وسیع پیمانے پر بازاروں میں گندے اور مضر صحت اشیاء خوراک فراہم کرنے والے ریستورانوں اور دکانوں کے خلاف جو کارروائی شروع کر رکھی ہے اس کے مثبت اثرات سامنے آ رہے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرنے والے ہوٹل، ریستوران اور دکانوں پر اب پہلے سے کہیں زیادہ حفظان صحت کے اصولوں کا خیال رکھا جا رہا ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ عوام کی صحت سے کھیلنے والوں کا مستقل طور پر سدباب ہو سکے۔ ملک میں ہوٹلوں، ریستورانوں اور کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے والوں کے لئے ایک قوانین پہلے سے موجود ہیں لیکن بدقسمتی سے ان پر عملدرآمد نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے مفاد پرست عناصر نہ صرف من مانے نرخ ناموں کے عوض عوام کو لوٹ رہے ہیں بلکہ انتہائی مضر صحت اشیاء کی فروخت کھلے عام جاری ہے۔ میڈیا میں ایسی خبریں روز سامنے آ رہی ہیں کہ فلاں جگہ پر مردار گوشت بیچنے والے پکڑے گئے تاہم ایسے عناصر کے لئے سزائیں ایسی نہیں کہ وہ اس مذموم کاروبار سے منع ہو سکیں۔ لہٰذا چند روز بعد وہ دوبارہ عوام کی صحت سے کھیلنے کا دھندہ شروع کر دیتے ہیں۔ حفظان صحت کے قوانین پر عملدرآمد کیلئے ایک مستقل مانیٹرنگ نظام کی ضرورت ہے جس کے تحت اتھارٹی کے اہلکار صرف دفاتر تک محدود نہ ہوں بلکہ وہ روزانہ کی بنیاد پر اس عمل کی نگرانی کریں اور اچانک چھاپے ماریں تاکہ مارکیٹ میں اس بات کا خوف برقرار رہے کہ کسی بھی وقت انہیں چیک کیا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی پورے صوبے میں ایک آگاہی مہم شروع کرنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ عوام میں بھی اس حوالے سے آگہی پیدا ہو اور وہ خود بھی ایسے عناصر کے خلاف میدان میں آ کر حکومت کا ہاتھ بٹا سکیں۔ حلال فوڈ اینڈ سیفٹی اتھارٹی کو صرف صوبائی دارالحکومت پشاور اور چند بڑے بڑے شہروں تک محدود نہیں رکھنا چاہئے بلکہ صوبہ بھر تک اس کو وسعت دینا وقت کی ضرورت ہے کیونکہ مفاد پرست عناصر ہمیشہ سے ایسے مقامات کو چنتے ہیں جہاں پر کم سے کم قانون کی عملداری ہوتی ہے۔ حلال فوڈ اینڈ سیفٹی اتھارٹی نے پچھلے آٹھ مہینوں میں جرمانوں اور فیسوں کی مد میں 78 ملین روپے خزانے میں جمع کئے ہیں یہ ایک بڑی کامیابی ہے تاہم صرف جرمانوں کی حد تک اسے محدود رکھنا عوام کے ساتھ زیادتی ہوگی بلکہ ایک مکمل اور جامع مانیٹرنگ کا نظام وقت کی ضرورت ہے اس کے علاوہ اشیاء خوردونوش کا کاروبار کرنے والوں کو لائسنس اور اجازت نامہ صرف اسی صورت میں جاری کیا جائے جب وہ تمام قوانین پر عملدرآمد کی یقین دہانی کرائیں اور اپنی جگہ پر حلال فوڈ اینڈ سیفٹی اتھارٹی کے مقررہ کردہ پیمانوں کے مطابق تمام انتظامات یقینی بنائیں۔

ڈاکٹر عبدالوحید علوی کو خدا حافظ

31 دسمبر 1958 کو پیدا ہونے والے یکم جنوری 2019 سے ریٹائرڈ ہو گئے

ایبٹ آباد (نمائندہ خصوصی) صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم ویٹرنری لیڈر ڈاکٹر عبدالوحید علوی 31 دسمبر 2018 کو اپنی عمر 60 سال پوری ہونے پر سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہو گئے۔ وہ 31 دسمبر 1958 کو پیدا ہوئے تھے انہوں نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ڈی وی ایم کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد صوبہ خیبر پختونخوا سے بطور ویٹرنری آفیسر سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔ ترقی کرتے کرتے وقت ڈسٹرکٹ ڈائریکٹر لائیوسٹاک مقرر ہوئے انہوں نے ایبٹ آباد نوشہرہ ہری پور میں اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ مرنجاں مرنج ڈاکٹر عبدالوحید علوی نہایت خوش اخلاق اور خوش گفتار شمار ہوتے ہیں۔ ان کا رابطہ نمبر درج ذیل ہے۔ +92-300-9117558

نوٹ: پولٹری ڈسکشن کے زیر عنوان شائع شدہ تحریروں سے ادارہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ لیکن بات تلخ ہے اور حقائق پر مبنی ہے۔ ہم فارمرز کی اس چیخ و پکار کو صرف اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ آج کے تاپ مجن اداروں کے بیشتر سربراہان اپنے آپ کو چالیس سال پہلے والا فارمر سمجھیں اس وقت کیا ہوتا تھا، اور اب کیا ہے۔ پولٹری انڈسٹری کو اس سماجی ناانصافی پر فارمرز کی آواز کو سننا ہوگا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ جوش جذبات میں اگر وہ کچھ باتیں کڑوی اور حقائق کے خلاف بھی کر دیتا ہے تو اس پر گرفت ضروری نہیں ہے ہم نے ایک دفعہ پھر پولٹری فارمرز سے درخواست کریں گے کہ اپنے کاروبار کو خود سنبھالیں اور سرمایہ کاری کرتے وقت زمانے کی اونچ نیچ کا ضروری خیال کریں۔ بعد میں رونا دھونا ہی باقی رہ جاتا ہے۔ کوئی کسی کی بات نہیں سنتا۔ اس لئے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمیں اب پائیدار پولٹری کے نعرے کو اپنانا ہے۔ (ڈاکٹر خالد محمود شوق)

پولٹری ڈسکشن

عمران رانا

کچھ اپنے گریبان کیلئے

رابطہ وٹس ایپ +92-321-7486389

ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز کی ادارتی ٹیم میں عمران رانا کا اضافہ ہو گیا ہے جو کہ کہنہ مشق صحافی ہیں اور پولٹری فارمنگ کے معاملات پر گہری نظر رکھتے ہیں ان کی انٹرنیٹ پر شائع شدہ تحریریں پولٹری فارمنگ سے وابستہ افراد کے لئے نہایت سبق آموز ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر پولٹری فارمر اپنے آپ کو پولٹری کی پائیدار ترقی میں شامل کر سکتے ہیں۔

ہر بار صرف فارمز ہی کیوں؟

پولٹری کی صنعت پاکستان کی واحد صنعت ہے جو ملکی معاشی بدحالی کے باوجود پہلے سے بہتر بلکہ بہترین کی جانب گامزن ہے۔ اس صنعت نے کمال کی ترقی کی ہے۔ نوے کے عشرے میں کچھ فیڈ ملز دو چار ہیچریز اور اوپن فارمز، ایک پسماندہ سا تصور ذہن میں آتا ہے اور اب جدید ترین کنٹرول شیڈز بلکہ کیج فارمز لاتعداد فیڈ ملز ہیچریز اور سب سے بڑی بات چکن میٹ کی بین الاقوامی معیار کی فیکٹریاں یہ سب خوش کن ہے اور موجود بھی ہیں اس تمام روشن ترقی میں ایک دھبہ ہے۔ بڑی عجیب بات ہے مرغی پالنے والا مرکزی کردار آج بھی بدحالی میں ہے۔ حالانکہ یہی مین کردار ہے اور اس کی خوشحالی تمام انڈسٹری کی خوشحالی کی ضامن ہے مگر اسی کردار کا استحصال سب سے زیادہ ہے۔ بہت سی وجوہات ایسی ہیں جو کہ حکومتی مداخلت کے بغیر ختم نہیں ہو سکتی اگر حکومت معمولی سی بھی دلچسپی لے تو فارمرز آج بھی خوشحال ہو سکتا ہے۔ چوزے کا ریٹ فکس کیا جائے چوزہ کی لاگت پر جائز منافع کا تعین ہو۔ چوزہ کی زیادہ سے زیادہ لاگت بیس سے پچیس روپے بشمول منافع بنتی ہے۔ فیڈ بیگ کا ریٹ فکس ہو اور اس میں ڈالے جانے والے اجزائے ترکیبی واضح طور پر فیڈ بیگ پر پرنٹ ہوں۔ اس وقت تقریباً ستر سو روپے میں تیار ہونے والا فیڈ بیگ چوبیس سو روپے نقد میں فروخت ہو رہا ہے اس پر مزید ستم اگر یہی فیڈ بیگ چالیس دن پر ادھار لیا جائے تو اس کا ریٹ ڈیڑھ سو روپے مزید بڑھا دیا جاتا ہے جسے پرسنٹیج جیسا نام دیا جاتا ہے درحقیقت یہ سود ہے اور اتنی بلند شرح سے سود آج تک کسی کاروبار میں نہیں ہے۔ سات سو روپے فی بیگ منافع لینے کے بعد اگر چالیس دن کا ادھار ہو تو ڈیڑھ سو روپے مزید بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ حکومت وقت کو چاہئے اس پر نوٹس لے ظلم اور مزید ظلم آخر کب تک۔ پولٹری میڈیسن کا شعبہ بھی فارمرز کا استحصال کر رہا ہے۔ نقد دو ہزار روپے پر ملنے والی دوا چالیس دن ادھار پر کم از کم مزید پانچ سو روپے مہنگی دی جاتی ہے اور زیادہ تر دوا جعلی بنائی جاتی ہے۔ لاہور سرگودھا چنڈی کی مارکیٹوں میں ایسی ادویات دھڑلے سے فروخت کی جاتی ہیں۔ میڈیسن کا معیاری نہ ہونے کی وجہ سے ڈیزیز کنٹرول میں نہیں ہوتا اور فارمرز کی معاشی بدحالی کا سبب بنتا ہے اور اس سے بھی بھیانک ترین پہلو یہ ہے کہ پولٹری ویکسین قابل اعتماد نہیں مل رہی۔ اس کی معیاری سٹوریج نہیں کی جاتی۔ فارمرز کے لئے مال سیل کرنے کا مرحلہ بھی اب مشکل ترین بن گیا ہے مال کی پے منٹ پندرہ سے بیس دن میں ہوتی ہے اگر کنڈا کیش لے تو پھر بھی ریٹ پر لیس دینی پڑتی ہے اس پر مال بکتا ہی نہیں اس پر لیس دینی پڑتی ہے جو کم سے کم پانچ سے سات روپے ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ کی حد نہیں۔ کیا اناؤنس شدہ ریٹ فارمرز کا حق نہیں اور یہ ریٹ ہمیشہ فارمرز کی پہنچ سے دور رہا۔ یہ مارکیٹ کی صورت حال ہے ایک طرف حکومت عوام کو مرغی انڈے کی جانب راغب کر رہی ہے تو دوسری طرف جو لوگ یہی کاروبار کر رہے ہیں ان کا استحصال کیا جا رہا ہے۔ براہ کرم حکومتی سطح پر فیڈ چوزے اور تیار مال کے ریٹس پر توجہ دی جائے اور معیاری ادویات اور ویکسین کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے۔

یہ کیا ہوا؟... یہ کیوں ہوا؟... یہ کیسے ہوا؟

تمام فارمرز بھائیوں کی خدمت میں کچھ سوال چھوڑ رہا ہوں دل مانے تو جواب دے دیجئے گا ورنہ جو ہو رہا ہے وہ تو سب کے سامنے ہی ہے۔

آج کل جو چوزہ مارکیٹ میں آ رہا ہے وہ 65 سے لے کر 75 والا چوزہ ہے اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے یہ وہی چوزہ ہے جس کو لینے کے لئے فارمرز بے تاب تھے اور یہ چوزہ ایک مہینے کی بکنگ پر مل رہا تھا اور ڈاکٹر حضرات فون پر بھی بات کرنا تک مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ یہ وہی چوزہ ہے جس نے چھوٹے سے لے کر بڑے فارمرز یہاں تک کے بڑے بڑے گروپس کو لائن میں لگنے میں مجبور کر دیا تھا یہاں تک کے مالکوں کی سفارشوں سے چوزہ مل رہا تھا۔ یہ وہی چوزہ ہے جس کے بارے میں کہا جا رہا تھا کہ چوزے کی قلت کا مطلب مشینوں سے نکلنے کی پیداوار انتہائی کم ہے اور بیشتر چوزہ افغانستان جا رہا ہے۔ یہ وہی چوزہ ہے جو کہ فارمرز نے اپنا سارا سرمایہ لگا کر خریدا اور ان چوزہ کمپنیوں کے ڈاکٹرز کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر اپنا سارا سرمایہ داؤ پر لگا دیا۔ یہ وہی چوزہ ہے جس کو ڈاکٹرز نے کہا کہ جنوری تک کی بکنگ دستیاب ہے اور یہ 90 پر جاتا ہے۔ یہ وہی چوزہ ہے جو آج مارکیٹ میں نکل رہا ہے اور جو اس پر لاگت آ رہی ہے بروڈنگ، میڈیسن، مہنگی ترین فیڈ، مہنگی ترین بجلی، مہنگا ترین ڈیزل، کم از کم 140 سے 150 کے درمیان آ رہی ہے۔ یہ وہی چوزہ ہے جو آج کل جس ریٹ میں بک رہا ہے سب کو معلوم ہے اور بتانے کی ضرورت نہیں کہ کس بھاؤ میں بک رہا ہے۔

یہ کیا ہوا ہے؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ کیوں ہو رہا ہے؟۔

آج بھی وہی چوزہ ہے وہی ڈاکٹرز ہیں وہی کمپنیاں ہیں اور جنوری ابھی شروع نہیں ہوا اور روز چوزہ اپنی اناؤنس کردہ قیمت سے بھی نیچے بک رہا ہے۔ وہی ڈاکٹرز ہیں جو فون کر کے اب پرانے تعلقات یاد کروا رہے ہیں۔

کیا کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں کہ انہوں نے اتنا بڑا ظلم کیوں کیا؟

فارمرز کو مقروض کر دیا۔

بستے بستے گھروں کو اجاڑ دیا۔

کتنے لوگوں کی امیدیں ٹوٹیں لوگ برباد ہوئے کتنے لوگ...... اور وہ کمپنیاں جو پریمیم چوزے کے نام پر ایک روپیہ ایکسٹرا لیتی رہیں، آج یہ تمام کمپنیز اور ان کے تمام بڑے عہدیداران اور تمام ڈاکٹرز چپ چاپ خاموشی سے بیٹھ کر فارمر کی تباہی اور ان کے اٹھتے ہوئے جنازے پر شہنائیاں بجا رہے ہیں اور اپنے جھوٹ کو جیت سمجھ کر خوش ہو رہے ہیں۔

یہ کیا ہوا؟...... یہ کیوں ہوا؟...... یہ کیسے ہوا؟...... سمجھ میں آئے تو بتانا ضرور

الداعی الخیر مظلوم و مقروض فارمر

Manufactured by:

STAR LABORATORIES(PVT)LTD.

(Animal Health Care Division)

23-km, Multan Road, Lahore-Pakistan

URL:www.starlabs.com.pk

UM ENTERPRISES — POULTRY DISEASE TESTING KITS | پولٹری کی بیماریوں کی ٹیسٹنگ کٹس — IDEXX LABORATORIES

- Protect Your Poultry Business.
  - Invest on IDEXX Test.
  - Protect Your Investment.
- Monitor Your Flock Health With Titers.
- Early Detection & Prevention of Disease.
- Improve the Efficacy of Vaccination.
- Protect Your Flock From ND, IB, IBD & AI etc.

- اپنے پولٹری کے کاروبار کو بچائیے۔
  - بذریعہ آئی ڈیکس ٹیسٹ۔
  - اپنے سرمائے کو محفوظ کریں۔
- ٹائٹرز سے اپنے فلاک کی نگرانی کریں۔
- بیماریوں کی قبل از وقت تشخیص اور علاج کریں۔
- ویکسین کی افادیت کو مزید بہتر کریں۔
- اپنے فلاک کو IBD, IB, ND اور AI وغیرہ سے بچائیے۔

Plot # 12, Sector # 15, Korangi Industrial Area, Karachi # 74900, Pakistan. Phone: (+92-21) 35061616 / 35050074-7 / email: umdx@um.com.pk

ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز
+92-41-2665352 ایڈیٹر انچیف ، پبلشر: ڈاکٹر خالد محمود شوق A-392 سمن آباد فیصل آباد
+92-41-2644382 پرنٹر: سلیم نواز پرنٹنگ پریس P-28/1 فیصل آباد

حیوانات / حشرات سے متعلقہ ارشادات ربانی

بخت بیدار خاں، عبدالشکور چوہدری، فواد احمد
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

سورۃ انعام آیت 138 تا 139 : کہتے ہیں یہ جانور اور یہ کھیت محفوظ ہیں، انہیں صرف وہی لوگ کھا سکتے ہیں جنہیں ہم کھلانا چاہیں، حالانکہ یہ پابندی ان کی خودساختہ ہے۔ پھر کچھ جانور ہیں جن پر سواری اور بار برداری حرام کر دی گئی ہے اور کچھ جانور ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیتے اور یہ سب کچھ انہوں نے اللہ پر افترا کیا ہے۔ عنقریب اللہ انہیں ان افترا پردازیوں کا بدلہ دے گا۔ اور کہتے ہیں جو کچھ ان جانوروں کے پیٹ میں ہے یہ ہمارے مردوں کے لئے مخصوص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام، لیکن اگر وہ مردہ ہو تو دونوں اس کے کھانے میں شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ باتیں جو انہوں نے گھڑلی ہیں ان کا بدلہ اللہ دے کر رہے گا۔ یقیناً وہ حکیم ہے اور سب باتوں کی اسے خبر ہے۔

انسانی روبوٹ بمقابلہ شاہکار ربّ العالمین

چوہدری محمد یاسین رندھاوا
ایڈیٹر (ٹیکنیکل)
ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز
0301-7160084

ہم سب تھرڈ کلاس نقال اور گھٹیا ترین بھانڈ ہیں ہمارے مکالمے کوئی اور لکھتا ہے میک اپ کوئی اور کرتا ہے، ہدایات کوئی اور دیتا ہے ہم سب یہ عارضی کردار مستقل بنیادوں پر ادا کر رہے ہیں۔ ہمیں اس فن کی تربیت ماں کی گود سے ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ ویسے ہر خلق اداکار ہے تمام جمادات و نباتات و حیوانات اپنا کردار بخوبی ادا کر رہے ہیں لیکن انسان اور دوسری مخلوقات میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ دیگر مخلوقات اپنا اپنا سکرپٹ لے کر پیدا ہوتی ہے قدرت ان کا پروگرام ان کی ...

کی جا سکتی ہے۔ بچے کی صلاحیتوں کو زنگ لگا دیا جاتا ہے اس کی لامحدود سوچ کو محدود کر دیا جاتا ہے۔ اس کا قلب و مائنڈ ایک ہوتا ہے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ ان دونوں کو الگ الگ کر دیا جاتا ہے اس کا دماغ گو فزیکلی لیفٹ اور رائٹ حصوں پر مشتمل ہوتا ہے مگر وہ خود منقسم نہیں ہوتا اسے بھی لیفٹ اور رائٹ کے دو حصوں پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ سارا امتحانی سسٹم رائٹ برین دیا ہے اور لیفٹ ابھارنے کا موثر ترین ہتھکنڈا ہے سارا نظام تعلیم مائنڈ کنٹرولنگ پراسس ہے۔ ہمارے دماغ کا دایاں حصہ پر انفارمیشن کا تجزیہ کرتا ہے جبکہ بایاں حصہ میں آنے والی ہر انفارمیشن خود بخود دائیں حصہ میں ڈال کر اس کے مناسب نامناسب ہونے کو خود فیصلہ کرتا ہے۔ پورا تعلیمی نظام اس دائیں حصہ کو بند کر کے صرف بائیں کو متحرک کرنے میں لگا ہوا ہے۔ طلبہ کے سوچنے سمجھنے کے مواقع ختم کئے جا رہے ہیں۔ انہیں ہر انفارمیشن کمپیوٹر کی طرح فیڈ کی جا رہی ہے امتحانی طریقہ کار اس کا واضح ثبوت ہے دو سال کا سیکھا ہوا دو گھنٹوں میں لکھنا پڑتا ہے۔ جو کچھ پڑھایا گیا ہوتا ہے وہی کچھ بتانا پڑتا ہے ساری پڑھائی محض اپنی پڑھائی ہے سکولوں میں صرف رٹا لگوایا جاتا ہے بچے کی اپنی قدرتی قابل تالے لگا کر دفتر ...

The Only thing that interferes with my learning is my education

Food is power we use it to change behavior some may call that bribery. we do not apologise.

(Fichte)
Education should aim at distroying free will, so that, after pupies have left school, they shell be incapable through out the rest of their lives, of thinking or acring other wise than as their school master would have wished.

Madness in individual is rear phenomenon, but it is the general rule.

... سے کوئی سروکار نہیں کہ کوئی میری اس بات سے اتفاق کرتا ہے یا نہیں لیکن میں نے ایک طالب علم کی حیثیت سے جو دین کو سمجھا وہ بیان کر دیا میری کوشش اور نیت کو میرا اللہ خوب جانتا ہے۔

اعلان

ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز نے ایک انتظامی فیصلے کے تحت ادارتی بورڈ اور مشاورتی بورڈ ختم کر دیا۔ نئے بورڈ کی تشکیل کے لئے دلچسپی رکھنے والے رجوع کریں۔

ڈاکٹر تنین ظہیر ایڈیٹر

ANNOUNCEMENT

The Management of Veterinary News and Views is pleased to announce the recruitment of honorary positions for technical editorial board of The Veterinary News and Views as listed below.

Positions Vacant:

1- Deputy Editor
2- Assistant Editor
3- Campus Representatives

Criteria for Applicant:

Highly motivated, team workers and task oriented individuals having professional writing background and aptitude would be welcomed.

Note: Interested candidates may send their CV at: article.vet.news.n.views@gmail.com. latest by January 15th, 2019. Application sent to any other email address or other social accounts won't be considered.

وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے نام کھلا خط

محترم پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال رندھاوا وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

تو رہ نوردِ شوق ہے؟ منزل نہ کر قبول! ...... لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول!
اے جوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تند و تیز! ...... ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول!
کھویا نہ جا صنم کدۂ کائنات میں! ...... محفل گداز! گرمیٔ محفل نہ کر قبول!
صبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبرئیل نے ...... جو عقل کا غلام ہو وہ دل نہ کر قبول!
باطل دوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے ...... شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول!

اسلام علیکم! امید ہے آپ بخیریت ہوں گے اور پورے جوش و جذبے، ہمت اور ولولے کے ساتھ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے علمی تشخص کی بحالی کے لئے سرگرداں ہوں گے۔ اس کے باوجود کہ رکاوٹیں بہت زیادہ ہیں، رنگ میں بھنگ ڈالنے والے بھی موجود ہیں اور روایتی شوباز بھی آپ کے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچنے میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں لیکن یہ ساری چیزیں آپ کے عزم و ہمت اور حوصلے کو بلند کرنے کے لئے ہیں کیونکہ "شاہین کبھی پرواز سے تھک کر گرتا نہیں" آپ حق اور سچ کی راہ پر پورے حوصلے اور ولولے کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھیں۔ یونیورسٹی کے وہ ہزاروں بلکہ لاکھوں الیومینائی، طلباء و طالبات، ملازمین آپ کے اس سفر کے ساتھی ہیں ان کو امید ہے کہ ان تمام رکاوٹوں اور مشکلوں کے باوجود آپ اپنی منزل پر پہنچ جائیں گے۔ نیوز اینڈ ویوز اس سفر میں آپ کا دست بازو ہے۔ بس ذرا اس بات کا خیال رکھیے کہ حق دار کو اس کا حق مل جائے اور مظلوم کی داد رسی ہو جائے۔ نیوز اینڈ ویوز کو بہت سارے ایسے درخواست گزاروں نے اپنی بپتا سنائی ہے کہ انہوں نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ملازمت کے حصول کے لئے یا پھر اپنی ترقی کے لئے باقاعدہ طور پر قواعد و ضوابط کے تحت درخواستیں جمع کروائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان درخواستوں کی مجوزہ فیس بھی سرکاری خزانے میں جمع کروا کر ان کی رسیدات محفوظ کی ہیں لیکن یہ درخواست گزار پچھلے کئی عرصے سے مارے مارے پھر رہے ہیں نہ تو یونیورسٹی ان کی ملازمتوں پر غور کرتی ہے اور نہ ہی ان کو جواب دیتی ہے۔ ہمارے علم میں ہے کہ بہت سارے ایسے "عالم و فاضل" اسسٹنٹ پروفیسرز ایسے بھی ہیں جو ترقی کے خواب دیکھتے ہوئے کسی اور جگہ بھی درخواست نہ بھجوا سکے اور زرعی یونیورسٹی میں بھی ان کو ترقی نہیں ملی۔ حالانکہ ان کے تمام کوائف اور مطلوبہ شرائط پوری ہیں، اسی طرح یونیورسٹی کی طرف سے مشتہر کردہ اسامیوں پر بھی مختلف درخواست گزاروں کا شکوہ ہے کہ انہوں نے یونیورسٹی کو نقد رقم فیس کی صورت میں بھی جمع کروائی تھی لیکن کئی سال گزرنے کے باوجود ان کی درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا گیا کسی قسم کا کوئی انٹرویو نہیں ہوا۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے آپ کو ان مظلوموں کی جگہ رکھ کر تصور کریں کہ اگر آپ کے ساتھ ایسا ہوتو پھر آپ کا ردعمل کیا ہوگا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ فوری طور پر رجسٹرار آفس کو حکم دیں کہ وہ ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز کو انفارمیشن کے ایکٹ کے تحت یہ معلومات فراہم کریں کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے پچھلے 5 سال میں کون کون سی اسامیاں مشتہر کی تھیں اور ان پر انٹرویوز ہوئے یا نہیں، ان کی مکمل تفصیل ارسال کی جائے۔ ماضی میں تو آپ کا رجسٹرار آفس ہمارے بہت سارے خطوط اور سوالوں کا باقاعدہ جواب دینے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا رہا ہے اور انفارمیشن کے حصول کے لئے ہمیں قانون کا سہارا لینا پڑا ہے، جس کی واضح مثال یونیورسٹی کے گھنٹہ گھر، مین گیٹ اور ایگزیبیشن سنٹر پر ہونے والے اخراجات کے بارے میں استفسار تھا لیکن اس پر ایک سال بعد اس وقت جواب دیا گیا جب قانون حرکت میں آیا۔ ہمیں امید ہے کہ اب ہمارے اس سوال کا جواب ہمیں فوری مل جائے گا، تاکہ سب کو پتہ چل سکے کہ کیا ہوتا رہا ہے؟۔ آپ یونیورسٹی کے سربراہ کے طور پر اس مسئلے پر ایکشن لیں اور آئندہ کے لئے معاملے کو شفاف اور بہتر بنائیں۔ (ہمیں پتہ ہے کہ پچھلے دنوں 2018 کے آخری ہفتے میں یونیورسٹی کی طرف سے سلیکشن بورڈ کی میٹنگ اناؤنس کی گئی تھی لیکن پرانے منشیوں نے رنگ میں بھنگ ڈال کر اس میٹنگ کو عدالت کے ایک حکم کے ذریعے ملتوی کروایا) امید ہے کہ یہ مسئلہ اب حل ہو جائے گا اور عدالت کی کرسی پر بیٹھنے والے منصفین کو بھی حقیقت کا پتہ چل جائے گا کہ چور مچائے شور کا نعرہ کون بلند کر رہا ہے۔ ان ساری رکاوٹوں اور مشکلوں میں اپنے فرائض سرانجام دینے پر ہم آپ کو مبارکباد بھی دیتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی سراہتے ہیں جو حق کے اس سفر میں آپ کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ (آپ کا مخلص: ڈاکٹر خالد محمود شوق)

آپ نے کھلا خط پڑھ لیا اور امید رکھیں کہ اس کھلے خط کا اثر بھی ضرور ہوگا۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تمام اہل علم اور اہل عمل سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نیک و مثبت تجاویز سے نیوز اینڈ ویوز اور اپنی انتظامیہ کو ضرور آگاہ کریں ہو سکتا ہے کہ آپ کی دلائی گئی توجہ کئی افراد کا بھلا کر سکے۔

جائزہ لیں ہم سب اپنا اپنا

کیا کھویا ...... کیا پایا ...... کس کو پرسکون کیا ...... کس کو رلایا ...... بہت لوگوں سے ملاقات ہوئی ...... کیا خود سے بھی مل پایا ...... کیا خود کو بھی دیکھا ...... خود کو بھی سمجھایا ...... دولت کی ہوس، اختیارات کی چاہت ...... یہ سب بھی لے کر چین نہ پایا ...... بہت کو بے قرار کر کے، بے سکون بنا کر ...... میں خوش رہوں گا ...... مجھے ہوش کیوں نہ آیا؟ ...... آج پھر زندگی سے ایک وعدہ ہے میرا ...... جینا ہے مجھے کسی اور کے لئے ...... یہ سال میرے لئے ایک موقع اور لایا ...... کیوں بھٹک میں رہیں کیوں ...... سزا دیں خود کو!!! ...... روتے، سسکتے، ڈرتے، جھگڑتے، زندگی کو کیا یونہی گزاریں گے ہم ...... کس سے کہیں، کس کو بتائیں، کیسے ہم بھی ہنسیں، کھیلیں، روٹھیں، منائیں، وہ سب کریں جو حق ہے ہمارا ...... جئیں گے ہم بھی ...... یہ وعدہ رہا ...... ہاں وعدہ رہا!!!!!

ڈاکٹر حفصہ احسن ماہر نفسیات +92-323-6630542

پی وی ایم سی کے ممبر اور دیگر افراد متوجہ ہوں!!!

پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل کے ممبران اور عام افراد سے درخواست ہے کہ وہ پی وی ایم سی کے مرکزی سیکرٹریٹ اسلام آباد میں دفتری اوقات صبح 8:00 بجے تا شام 5:00 بجے تک (ہفتہ اور اتوار تعطیل ہوگی) بذات خود رابطہ کریں یا پھر پی وی ایم سی کے سیکرٹریٹ فون کرتے وقت خوش دلی سے اپنا نام اور پی وی ایم سی نمبر حوالہ کے طور پر ضرور بتائیں اور جس جگہ سے کال کر رہے ہیں اس جگہ کا نام بھی بتائیں۔ تسلی کے ساتھ اپنی مطلوبہ معلومات کے حصول کے لئے فون پر آرام آرام سے بات کی جائے۔ جب آپ فون ملائیں گے تو پی وی ایم سی کا متعلقہ نمائندہ آپ کو مطلوبہ معلومات کے حل کیلئے رہنمائی فراہم کرے گا۔ اگر آپ کا مطلوبہ مسئلہ حل نہیں ہوتا یا آپ کو مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کی جاتی یا ان میں کوئی دشواری ہے تو براہ کرم ان کے ساتھ بحث نہ کریں صرف متعلقہ نمائندے کا نام معلوم کر لیں۔ اپنا موبائل نمبر یا رابطہ درج کروا دیں تاکہ آپ سے رابطہ کیا جا سکے۔ کسی قسم کی شکایت اور تجاویز یا مشورہ کو تحریری طور پر اپنے نام اور پتے کے ساتھ ارسال کریں تاکہ اس پر مناسب کارروائی ہو سکے۔ پی وی ایم سی کی معلومات پی وی ایم سی کی آفیشل ویب سائٹ www.pvmc.org.pk پر دستیاب ہوتی ہیں اگر وہاں سے معلومات نہ مل سکیں تو پھر آپ بذریعہ خط یا بذریعہ ای میل رابطہ کر سکتے ہیں۔ pvmc.org.pk@gmail.com

نوٹ: پی وی ایم سی کی ویب سائٹ دوبارہ اپ ڈیٹ کی جا رہی ہے تکلیف کیلئے ہم معذرت خواہاں ہیں یوں ہی معلومات اپ ڈیٹ ہو گئیں تو ویب سائٹ جاری کر دی جائے گی۔ پی وی ایم سی کا سرکاری ای میل درج ذیل ہے۔ pvmc.org.pk@gmail.com

ڈاکٹر خالد محمود شوق
کنوینئر پریس پبلی کیشن اینڈ میڈیا اسٹیئرنگ کمیٹی پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل

چیف ایڈیٹر
ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز A-392 سمن آباد فیصل آباد
ای میل: khalidshouq@gmail.com ۔ رابطہ وٹس ایپ +92-332-1620616

پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل
41۔ ماوا ریا، نزد اوپی آئی ہاؤس، سیکٹر G-10/4 اسلام آباد، فون: +92-51-9108341-2

بانی ایڈیٹر ان چیف، پبلشر ڈاکٹر خالد محمود شوق نے سلیم نواز پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز A/392 سمن آباد فیصل آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر ... ایگزیکٹو ایڈیٹر ذیشان خالد

GROWTH PROMOTERS FOR FARM ANIMALS

Dr Bashir Mahmood Bhatti
M.Sc(Hon),M.I.Biology(London),PhD(England)
Ex Director Gen.(Res)L&DD Pb.
Tel:+92 300 5053194 LONDON

The different categories of feed additives for farm animals are referred to as Natural Growth Promoters or Non-antibiotic Growth Promoters. I hope

They are commonly regarded as favourable alternatives to Antibiotic Growth Promoters(AGPs) in livestock production.

Natural Growth Promoters(NGPs) include predominantly organic acids, probiotics, prebiotic, synbiotics, phytogenics , tannins, feed enzymes and immune stimulants. An ongoing research for alternatives has created a large variety of NGPs for poultry, ruminants, acquatic species and others.

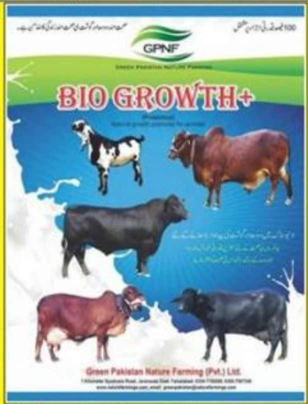

The main advantage of NGPs over AGPs is that they do usually not bear any risk regarding bacterial resistance or undesired residues in animal products such as meat, milk, or eggs. Addition of NGPs to feed farm animals may have a number of beneficial effects ,including;

-rapid development of a healthy gut flora
-stabilisation of digestion
-increased Growth performance
-stimulation and rapid maturation of the immune system
-reduced incidence of diarrhoea
-improved feed efficiency
-lower mortality rates
-higher profitability

ACIDIFIERS

Acidifiers such as organic acids or their salts are used to prevent microbial degradation of raw materials or finished feeds, especially under poor storage conditions (e.g high moisture content, high levels of contamination with moulds). Moreover, acidifiers may improve growth performance through establishment of low gastrointestinal pH conditions which support endogenous digestive enzymes and reduce undesired gut microorganisms. Many dietary acidifiers are based on propionic acids, Formic acid ,lactic acid and others, either as single components or in combination. Some acidifiers also contain inorganic acids(e.g phosphoric acid)

PROBIOTICS

Probiotics are live microorganisms or variable spores which support the development of a beneficial gut micro flora. Probiotic bacteria (eg from the genera lactobacillus, bifido bacterium, enterococcus) counteract undesired microorganisms such as salmonella, or E. coli by blocking receptors on the gut wall, production of antimicrobial substances or activation of the immune system.

PREBIOTICS

Prebiotics are carbohydrates which are indigestible for the host animal. On the other hand they are selectively fermented by beneficial gut bacteria, and therefore, support a healthy gut microflora. These include fructose oligosaccharides (FOS) including Insulin, transgalactose oligosaccharides (GOS),xylo oligosaccharides(XOS) and Soy oligosaccharides such as starchy ore, verbose and raffinose. Mannan oligosaccharides are sometimes included as prebiotics but are not fermentable and so might be more appropriately termed immunosaccharides since they act as decoys for pathogen attachment (salmonella and E.coli) and result in increased immunoglobulins (IgAs) at intestinal level.

SYNBIOTICS

Combined administration of probiotics and prebiotics, referred to as Synbiotics, is supposed to cause synergistic effects in terms of gut health and performance.

PHYTOGENICS

Phytogenics are derived from herbs, spices or aromatic plants and have shown antimicrobial antifungal, antiviral, antioxidant or sedative properties. They are known for their appetising effects, since they increase the palatability of the feed and stimulate endogenous digestive enzymes. Moreover, phytogenics have a pronounced impact on the gut microflora.

TANNINS

Tannins are polyphenolic compounds produced by plants, ranging in concentrations from less than 2% to more than 20% of dry weight and may protect plants from herbivore, increase resistance against pathogens, or protect tissues such as wood against decay. In vitro and in-vivo results suggest that two of the most abundant and common source of tannins, chestnut (Castanea sativa; hydrolyzable tannins) and quebracho (schinopsis lorentzil, condensed tannins) extracts, are effective to reduce and control infection. Moreover are considered a natural alternative to AGPs due to the difficulty of bacteria to develop resistance against the diverse range of molecules that contain these plant compounds.

FEED ENZYMES

Animal feeds contain varying levels of indigestible nutrients and undesired components such as fiber, phytate or proteins with antigenic effects. Different feed enzymes such as carbohydrates, phytases, or protease, can be included in feeds to improve the utilisation of energy and nutrients or to degrade several undesired components. Moreover, some enzymes (e.g amylases, lipases) can be added to the feed of Young animals in order to support the endogenous enzyme secretions.

IMMUNE STIMULANTS

Different feed additives may function as stimulator or modulator of immune processes. Specific cell wall fragments from bacteria or yeasts or sea algae may induce activation of immune cells(e.g macrophages, lymphocytes).

www.facebook.com/VetNewsViews

FOOD FOR THOUGHT!

HUZAIMA BUKHARI AND DR IKRAMUL HAQ

FAILURE AT THE JUSTICE FRONT

Since taking the oath on December 31, 2016 as 25th Chief Justice of Pakistan (CJP), Mian Saqib Nisar, repeatedly stressed the need for speedy justice, but near to his retirement (January 18, 2019), things have deteriorated, instead of improving. According to the data available on the website of the Law and Justice Commission of Pakistan (L&JCP), there was a huge pendency of 1,810,745 cases in various courts as on September 30, 2018 by the end of 2019, 300,000 plus cases would be added. In the Supreme Court itself, total pendency was of 40,243 cases (2,367 cases per judge). It has proved that mere good intentions could not bring efficacious dispensation of justice it requires concentrated efforts and comprehensive structural reforms.

The data by L&JCP confirms that every month more cases are filed than disposed choking the justice delivery system. Despite this critical situation, no emergent plan has been prepared to deal with it. No effort whatsoever has been made till today to remove the cause of unnecessary litigation and reduce the backlog. Our courts are still following the outdated procedures and methods where-as many countries have adopted e-system for the filing of cases and their quick disposal through fast-tracks follow up using the offices of magistrates at grass root levels. Neither Legislature has so far reviewed/updated la-ws/ regulations for effective/ speedy justice system, nor has judiciary prepared/ presented any concrete plans to discard the outdated procedures suggesting the federal/provincial governments to establish 'Fast Track Courts' as was done in India way back in 2001. Many months back, the CJP lamentably noted that even after getting extraordinary salaries and facilities, the judges were not delivering. Speaking about inordinate delays in deciding cases, the CJP remarked that its responsibility "lay on me and all the judges collectively". Even after admitting responsibility, it is a pity that no remedial measures have been taken. The cases of judiciary and Federal Board of Revenue (with double salary package) confirm that mere extraordinary salaries and perks cannot improve the system. One needs skilled manpower, efficient network, automated procedures and strong system of checks and balances weeding out those who fail to deliver.

It is a fact that nothing worthwhile has been done by Judiciary and Legislature to bring fundamental changes in the existing exploitative, anti-people, elitist judicial structure that is the real malady. The reform agenda for Judiciary, Executive or Legislature based on patchwork here and there can never succeed, unless fundamental structural changes are made. There is an urgent need for replacing the prevalent, decayed and disintegrating structures with modern and efficient models working successfully in other countries with active people's participation. Since independence, we have failed to reconstruct/modernize/ democratise our obsolete state institutions, and judiciary is no exception.

Mere cliché and rhetoric about reforms, as we have been hearing for a long time, will not serve any purpose. Mentioning about dearth of competent judges, delays in dispensation of justice, huge pendency etc alone is not enough these are just symptoms of a very sick system but where is the correct prescription for cure? Curing the symptoms without removing the root cause of illness will be just an exercise in futility.

Devising a speedy justice system is a daunting challenge in Pakistan due to large pendency. The existing inefficient and outdated judicial system is exploited by money power that hires "crafty" lawyers to get justice delayed/destroyed/ manoeuvred. Slogans such as the independence of judiciary and justice for all in Pakistani milieu have proved to be mere clichés even in the wake of the restoration of pre-November 3, 2007, judiciary through popular mass campaign. The much-publicised National Judicial Policy 2009, was nothing but an attempt to cure the symptoms as no efforts have been made till today to make meaningful and effective structural changes removing the causes of illness. *According to the data available on the website of the L&JCP, there was a huge pendency of 1,810,745 cases in various courts as on September 30, 2018 by the end of 2019, 300,000 plus cases would be added. In the Supreme Court itself, total pendency was of 40,243 cases (2,367 cases per judge)*

An efficient justice system can only be established if efforts are made to produce highly competent adjudicators at the lower level, who are recruited transparently and trained extensively. It will help produce competent judges for higher courts in the future. All appointments of members in all the special tribunals must be placed before the Chief Justice of the province in which the members perform their duties. The Chief Justice himself or any other Judge authorized, or any committee appointed by him may look into such appointments to approve or disapprove the same, which should be binding for the Federal Government. All existing and future appointments in all tribunals must be screened by the judicial organ of the State.

The main aim of judicial reforms should be elimination of unnecessary litigation and facilitating smooth running of affairs between the State and its citizens. Once both learn to act within the four corners of law, there would be a drastic decrease in litigation. It is painful that presently the governments are the main litigants. They usurp the rights of people and then drag the poor citizens in courts. We all know the reasons for this morbid state of affairs but nobody wants to fix it. Judicial reforms do not stipulate asking for more judges and funds but eliminating unnecessary litigation and quick disposal and to help reduce its occurrence in the first instance.

It is pertinent to mention that the Eleventh Finance Commission of India recommended a five-year scheme for creation of 1734 Fast Track Courts (FTCs) for disposal of long pending cases and provided IRs 502.90 crores as "special problem and upgradation grant" for judicial administration. The term of FTCs, established to expeditiously dispose of long pending, especially those of under trial prisoners, was to end on March 31, 2005. However, the Indian Supreme Court, which was monitoring the functioning of FTCs observed through *Brij Mohan Lal versus UOI & Ors* that these should not be disbanded all of a sudden. The Indian Government accorded its approval for the continuation of 1562 FTCs for a further period of 5 years. According to a report of BBC, the FTCs in India working since 2001 decided till 2012 "more than three million cases". Our successive governments, military and civilian alike, have not considered any such initiative and judiciary has also not pondered about it.

No concrete proposals, executable plans and time-frames have come from the CJP during his about to end tenure. Parliament and successive governments have also never tried to provide an efficient justice system. It is high time that we should move from clichés to pragmatism for judicial and other reforms. Competent men in each field of law can be hired as Additional Judges in terms of Article 197 of Constitution for 3-5 years to clear the entire backlog, while the permanent judges should be asked to tackle new cases and finalise the same within one year of their filing. This simple solution can go a long way to improve dispensation of justice.

The writer, Advocate Supreme Court, is Adjunct Faculty at LUMS. Email: ikram@huzaimaikram.com; Twitter: @drikramulhaq

AGRI TOURISM DEVELOPMENT CORPORATION OF PAKISTAN

IMPACTS OF VECTOR BORNE DISEASES ON LIVESTOCK AND COMPANION ANIMALS

Kashif Hussain*[1], Muhammad Sohail Sajid[1,2], Farhan Ahmad Atif[1], Muhammad Abdullah Malik[1], Syed Hussain Ahamd Shah[1].
[1]Department of Parasitology, [2]Center for Advanced Studies in Agriculture and Food Security (CAS-AFS), University of Agriculture, Faisalabad, [3]Department of Clinical Sciences, Medicine Section, College of Veterinary and Animal Sciences, Jhang.

Impacts of vector borne diseases

○ Arthropod vectors effect livestock and companion animathe pathogens transmitted by them, exert a major impact on the health and welfare of companion animals and livestock and the economics of their husbandry, resulting in the loss of billions of dollars annually. However, the relative significance of most VBDs is extremely difficult to quantify, because in most countries there is no formal reporting, poor diagnosis, and no surveillance or organized assessment of prevalence or economic impact. Even in highly regulated regions, such as Northern Europe, accurate statistics are elusive.

○ Many VBDs currently lack effective medicines for treatment and prevention. Vaccination has the potential to be one of the most effective methods of preventing disease. However, pharmaceutical sector activity in combating VBDs is often constrained by the lack of a market. The discovery, screening, clinical trials and registration of new molecules that are effective against vector borne pathogens or the vectors themselves is a hugely expensive undertaking, often costing many millions of dollars - and can take many years. There is a clear need for more specific targeted research and development of new approaches and molecules for the management of VBDs, but unless a market exists or donor agencies are willing to invest, such developments are likely to be slow and undirected.

○ Combating VBDs is likely to face an increasingly serious combination of challenges in the coming years. These include the potential impact of climate change on vector distribution and VBD incidence; habitat change introduced by humans, e.g., wetland creation; the increased movement of goods, humans, livestock and companion animals worldwide; and for many VBDs, e.g., malaria, dengue and East Coast fever, insecticide resistance. The latter is probably the single greatest threat to traditional approaches to VBD management.

Solutions

○ VBD management must be based on realistic, achievable objectives, and, in general, the eradication of vectors or pathogens from a system is not one of these. Governments and funding agencies could focus their relatively limited funding for combating VBDs more on ongoing VBD management and effective control. The most successful approaches to the management of VBD of importance to humans and livestock are often multifaceted, and include treatment or vaccines, as well as efforts to reduce the population of the vector directly. The latter may include direct application of an insecticide to the environment or onto the host itself, or modification of the environment to make it less conducive to vector survival.

○ It is important to reduce the emphasis on pathogen-targeted research, with much more research into the qualities of healthy animals, physiological and behavioral, and management systems that foster the health of animals. Especially in developing countries, improvement of basic husbandry practices can mean a significant contribution in this field.

○ Effective surveillance systems need to be establis-hed for most arthropod bor-ne diseases across different countries to allow a detailed risk analysis, including the evaluation of the potential spread to new areas or the introduction of exotic species or diseases. Further surveillance is then needed to see if controls implemented were effective.

○ Awareness of the need to manage the development of resistance must be paramount in any attempt to use insecticides to control vector populations. In addition, various types of physical barrier can be employed to protect hosts from vector feeding. These may include bed nets, and mesh netting covering windows and doors. Such techniques may often be used in conjunction with an insecticide.

○ A range of novel techniques for the control of VBDs are being researched. Most of this research is directed specifically against human VBDs, such as genetic modification and the manipulation of endosymbiont bacteria, which have been largely aimed at vectors of human disease pathogens. There is little equivalent work being undertaken on VBD of livestock.

○ Local governments and local staff need to be involved in putting in place strategies to manage and control VBDs. Communities need to be shown examples of success stories, and assisted in undertaking cost-benefit analysis of VBD management and control versus inaction.

○ Improving levels of relevant expertise is particularly important for farmers in poorer countries, so that they can implement appropriate management and control of VBDs. For example, there should be more donor-funded information campaigns for farmers so they know when it is appropriate to use insecticides, which ones to use and how to use them.

○ The One Health concept signifies a collaborative, multi disciplinary and holistic approach, looking at optimizing animal, environmental and human health, which are interdependent on each other. Approaches to the control of VBDs in animals can be vary from approaches to control in humans.

www.facebook.com/VetNewsViews

SNAIL- BORNE INFECTIONS: A CONCERN FOR LIVESTOCK AND PUBLIC HEALTH

SAMIA ANWAR, MUHAMMAD SOHAIL SAJID Department of Parasitology, University of Agriculture, Faisalabad

Snails are the members of class **Gastropoda**, which is a large taxonomic class of invertebrates within the phylum Mollusca. The snails possess a unique characteristic feature known as "shell". Based on their habitat preferences, they can be classified into marine and freshwater communities. Many fresh water snails serve as intermediate host for variety of parasites of veterinary and public health concern, including trematodes and nematodes. Their ability to adapt to a range of diversified habitats makes them ideal as host. Reportedly, about 100 species of freshwater snails serve as intermediate hosts of trematode parasites. Among snail-borne parasitic diseases, helminth infections are most common. More than 300 million people suffer from infection with snail-borne helminths around the globe. Helminth infections are most significant economically for livestock because they lower the production through affecting the grazing of ruminants worldwide. Despite the immense disease burden of GBHs, they are still listed as neglected tropical diseases by World Health Organization. The most common snail borne helminth infections are viz; fascioliasis, schistosomiasis, angiostrongyliasis, clonorchiasis, opisthorchiasis, paragonimiasis. These infections are prevalent worldwide with considerable economic losses in tropics and subtropics, predominantly in underprivileged areas where snail vectors are prevalent and sanitary conditions are poor. Among these, fascioliasis and schistosomiasis are more pervasive.

Fasciolosis is a parasitic infection caused by two species of liver flukes namely, *F. hepatica* and *F. gigantica*. *Fasciola hepatica* being prevalent in Europe, Asia, Africa, Oceania and the Americas; while, *Fasciola gigantica* is restricted to Asia and Africa. Snails belonging to the family Lymnaeidae serve as intermediate host of both species of fasciola. Fascioliasis is most significant disease of ruminants, which enfeebles them by causing damage to their liver. According to an estimate, about 6-7 hundred million ruminants are at the risk of fasciolosis. It was regarded as a disease of livestock, until first case of human fascioliasis infection was documented in Guangdong, China. Since that time, human cases have also been documented in various countries including Peru, Bolivia, Cuba, Iran and Egypt. In humans, inflammation and hemorrhages are caused by migration of ingested fluke through the peritoneal cavity and liver parenchyma to the bile duct. Hyperplasia and inflammation of the epithelium is caused by feeding of mature fluke on the lining of bile duct, leading to dilation and thickening of the gallbladder and bile ducts. The estimates made by WHO suggested that at least 2.4 million people have been infected with fascioliasis and more than 180 million being vulnerable to infection.

On the other hand, schistosomiasis is transmitted by genera of the snails viz., Biomphalaria, Bulinus, and Indoplanorbis in the family ***Planorbidae***. The species of schistosomes which are responsible for infections in humans are namely, Schistosoma mansoni, S. haematobium and S. japonicum. The parasite might cause infection of the intestines or urinary tract. Symptoms may include diarrhea, abdominal pain, bloody stool and hematuria. In children, it might result in learning difficulty and stunted growth. Schistosomiasis is the second most significant parasitic disease after malaria. According to the estimates provided by WHO in 2013, around 260 million people required preventative treatment for schistosomiasis. The estimated disease burden of schistosomiasis is 3.3 million DALY. The WHO has projected the year 2025 to eliminate human schistosomiasis globally.

Mode of transmission

Human can acquire the snail-borne infections through ingestion or skin contact with larvae of parasites that are shed into aquatic ecosystem by vector snails.

Control Strategies for Snail-Borne Infections

Prevalence of snail borne infections is directly affected by increase in the population of snails. The incidence of snail borne infections could be reduced by controlling the population of vector snails. The control of snails could be accomplished by various means viz; application of molluscicides, control through plant and natural compounds, biological control and habitat modification.

Molluscicides

Since 1960s, niclosamide has been most extensively used molluscicide, which after application have lethal effects for snails up to 24h. Molluscicides have been found to be more effective during the months of March to May. The low concentrations of moulluscicides could be non-hazardous for vertebrates, including fish and humans, but extensive use can result in the death of fish and health concerns may also arise. In some countries, restrictions have been inflicted sson the application of niclosamide in the environment owing to the health hazards and other concerns due to its effects on nontarget organisms. The drawbacks of using Molluscicides are cost-effectiveness and no specificity for target organisms.

Besides, they have detrimental impact on fish and other organisms such as snail competitors. Therefore, its use is discouraged in aquaculture ponds.

Biological control of snails

Regarding biological control of snails, several organisms have been considered as an alternative to molluscicides for last few decades. These organisms are categorized as micro pathogens, predators, parasites and competitors. Micro pathogens include fungi, viruses, bacteria and protozoa. Snail predators belong to almost all groups of the kingdom Animalia including insects, larva of insects, leeches, planarians, crustaceans, fish and mammals. Molluscivorous fish species that can be used for biological control of snails are viz., Tilapia melanopleura, Serranochromis sp., Astatoreochromis alluaudi and Clarias sp. Among insects, Sciomyzid flies forage on larvae of snails. The prawns' species, Macrobrachium vollenhovenii, can also be used for biological control of snails. For more efficient control of snails, several species of animals with a wide range of predator prey mechanisms could be used.

Phytotherapeutic control

Despite the necessity to control the population of snails in order to reduce the prevalence of gastropod-borne infections, their importance for aquatic ecosystem can never be overlooked. The molluscicidal release in aquatic ecosystem as control strategy for snails might cause toxicity problems in non-target organisms as well as non-desirable effects to the environment. Currently, as an alternative to molluscicies, plant products are being considered for control of molluscs because they are cost effective and eco-friendly.

The rate of snail-borne infections could be reduced through in vivo and in vitro therapy of snails by plant molluscicides at sublethal concentration, which would kill the larval stages of parasites without affecting the intermediate host snails. In vivo and in vitro efficacy of plants and their derived components like fetid gumresin (ferulic acid, umbelliferone), neem oil (azadirachtin), ginger (citral) and garlic (allicin) is found to be sufficient against larvae of *F. gigantica*.

Control through habitat modification of snails

The control strategies for snail borne infections might also include the modification of habitat of snails, including land clearing, removal of vegetation, cementing canals. All these strategies were found to be effective for snail control in Japan, Morocco, Saudi Arabia and Venezuela. On the contrary, the habitat modification, including water related changes like irrigation expansion and construction of dams have sometimes resulted in severe outbreaks of schistosomiasis.

Conclusion

Despite the burden of snail borne infections, they are still listed as neglected tropical disease by WHO. The WHO has projected year 2025 for the global elimination of Schistosomisis. However, relying on only a single strategy would never control snail borne infections in every part of the world. For example, the introduction of snail predators for control of snails might have worked well in some regions but found ineffective in other regions. Similarly, some chemicals or products might have reduced the incidence of infections in particular region, but not others. Using multiple control strategies may help in the control of snail-borne infections globally. The prevalence of these diseases could be reduced significantly using synchronized programs for the development of education, health and basic sanitation, environmental management and vector control. For example, the total number schistosomiasis cases caused by *S. japonicum* were reduced by more than 90% using multiple control strategies in Japan between 1920 and 1970.

AGRI TOURISM DEVELOPMENT CORPORATION OF PAKISTAN

www.facebook.com/VetNewsViews
Poultry Livestock, Fishries, Dairy, Wildlife, Environment Newspaper
The Weekly
FD # 56
Veterinary News & Views
Faisalabad
Editor in Chief: Dr. Khalid Mahmood Shouq
Editor: Dr. Tean Zaheer
Executive Editor: Zeeshan Khalid
Vol. 14 | 08 - 15 Jan 2019 Rs. 150/- Page 10 Issue No. 10 | ABC Certified

DR AQEEL JAVEED (ASSOCIATE PROFESSOR TENURED/ CHAIRMAN, DEPARTMENT OF PHARMACOLOGY & TOXICOLOGY) HAS BEEN ELECTED AS MEMBER OF THE PAKISTAN ACADEMY OF SCIENCES IN THE YEAR 2018

Dr Aqeel Javeed (Associate Professor Tenured/ Chairman, Department of Pharmacology & Toxicology) has been elected as Member of the Pakistan Academy of Sciences in the year 2018 .He is the First Veterinarian who has been elected as Member of the Pakistan Academy of Sciences. The Pakistan Academy of Sciences is regarded by the public and the government as a repository of the highest scientific talent available in the country, and is generally supported and consulted in all matters relating to scientific education, research and development.

PROF. DR. KHALID JAVED RETIRED FROM UNIVERSITY OF VETERINARY AND ANIMAL SCIENCES LAHORE ON 01-01-2019

Prof. Dr. Khalid Javed graduated from University of Agriculture, Faisalabad in the area of Animal Husbandry in 1982. After graduation he joined Livestock and Dairy Development Department, Government of Punjab as Veterinary Officer and remained engaged in research and extension activities in various capacities at different livestock research stations and breed improvement centres. He earned his Master's and Doctorate degrees in Animal Breeding & Genetics also from University of Agriculture Faisalabad. He joined University of Veterinary and Animal Sciences Lahore in 2003. Dr. Khalid Javed's area of interest and expertise is Animal Breeding, Population/ Quantitative Genetics and Statistical methods in animal Production Research. He analyzed production data of various livestock species to characterize phenotypic and genetic structure related to different traits of economic importance and subsequent selection. His research focus is on selection and breeding of large and small ruminants. Dr. Khalid Javed supervised 7 Ph.D and 20 M.Phil students in the area of Animal Breeding and Genetics. Besides this he also served as member supervisory committees of 20 Ph.D and 35 M.Phil students in different disciplines related to animal production and health. He published 140 scientific articles to disseminate knowledge and techniques to the researchers and livestock producers about various areas of animal husbandry for improving behaviour, health, growth, fertility and production of livestock. He attended many international conferences abroad to present his research work in the area of Animal Breeding and Genetics. Along with teaching and research he worked as Chairman department of Livestock Production and member of various statuary bodies of the University like Finance & Planning Committee, Affiliation Committee, ASRB, Academic Council, Convener Students Disciplinary and Advisory Committee, Convener House Allotment Committee etc. He also worked as Convener and member of various committees constituted by Govt. of Punjab regarding Animal Breeding and Genetics and was also appointed as Technical Member in Livestock Breeding Tribunal. He is Senior Editor of an internationally recognized (ISI Thomson Impact Factor 0.407; JCR 2017) Journal of Animal and Plant Sciences (The JAPS). He is also on the Editorial Board of different internationals journals. He authored a book on Animal Breeding and Genetics for LAD students and edited another one on Livestock Production. He actively contributed for establishment of UVAS Ravi Campus Pattoki as Resident Officer and as Project Director Small Ruminant Research Centre. After 35 years dedicated service, Dr. Khalid Javed retired on 01.01.2019. Services rendered by Dr. Khalid Javed to the Livestock sector and to the University are exemplary and deserve appreciation at every level.

www.facebook.com/VetNewsViews

ARID VARSITY BEING RUN BY DEPUTY REGISTRAR AFTER RETIREMENT OF PRO-VC

Rawalpindi: The Pir Mehar Ali Shah-Arid Agriculture University Rawalpindi (PMAS-AAUR) has been operating without a vice chancellor for two years.

Now, after the retirement of the pro-vice chancellor on Jan 3, the university is being run by a deputy registrar.

More than 46pc of the posts of heads of department have also been vacant for a few years as have been main posts such as that of the university's treasurer, controller examination and registrar.

"The future of the university's 1,100 students is at risk due to the shortage of faculty and the absence of a head," a senior faculty member said.

He added that the Higher Education Commission (HEC) had already closed down 43 degree programmes of the university due to the shortage of staff and facilities.

The university has not had a VC in two years, 46pc of head of dept posts are vacant as are other main posts

He said that after the retirement of Dr Rai Niaz as vice chancellor on Jan 24, 2017, the acting charge was given to pro-vice chancellor Dr Sarwat Naz Mirza who also retired on Jan 3 this year.

"Dr Mirza was the registrar of the university and was promoted as pro-vice chancellor. The post of registrar then fell vacant and the deputy registrar, Aqeel Sultan, who is a BPS-18 officer, was given additional charge as registrar," he said.

The faculty member added that with the posts of vice chancellor and pro-vice chancellor empty, the varsity is being run by a BPS-18 deputy registrar.

"Due to the absence of a vice chancellor, a selection board was not constituted for the last two years for the recruitment of teaching faculty as the pro-vice chancellor does not have the authority to form such a board," he explained.

He said the university had to hire lecturers and teaching staff on contract basis to run the day to day affairs so that students' academic year is not affected.

There is no director for Advance Studies, University Institution of Information and Technology or deans for management sciences and agriculture engineering.

"In Sept 2018, HEC banned 14 MPhil and PhD degree programmes in the university and asked that admissions in these programmes be withdrawn as the university had not followed the rules for running them," the faculty member said.

He added that HEC had made it clear that it would not allow the university to start the degree programmes till it overcame the shortage of staff and other facilities including buildings.

On the other hand, an official of the Punjab Higher Education Department told Dawn that no proposals for a vice chancellor for the university had been received yet. However, he said Punjab Governor Chaudhry Sarwar, who is the varsity's chancellor, will appoint a vice chancellor as soon as possible. PMAS spokesperson Dr Nadeem Malik told that many posts are vacant in the university and that the provincial government has been informed of this.

He said HEC's Quality Assurance Agency Committee will visit the university to check its facilities so that the degree programmes can be restored.

The registrar will look after the day to day affairs of the university in the absence of a head, he said, and that the registrar will not make decisions about the formation of a selection board and other policy matters.

BOILED EGGS DIET

WEEK 1	Breakfast	Lunch	Dinner
Monday	2 boiled eggs and 1 fruit	2 apples 2 pieces of sweet potato	1 large plate of salad and chicken
Tuesday	2 boiled eggs and 1 fruit	Green vegetables and chicken salad	vegetable salad, 1 orange, and 2 boiled eggs
Wednesday	2 boiled eggs and 1 fruit	low-fat cheese, 1 tomato, and 1 piece of sweet potato	salad and chicken
Thursday	2 boiled eggs and 1 fruit	Fruit	salad and steamed chicken
Friday	2 boiled eggs and 1 fruit	vegetables and 2 Boiled eggs	Salad and grilled fish
Saturday	2 boiled eggs and 1 fruit	Fruit	Chicken and steamed vegetables
Sunday	2 boiled eggs and 1 fruit	Tomato salad, steamed vegetables, and chicken	Steamed vegetables

theMilitaryDietPlan.com

ORGANIC POULTRY PRODUCTION IN THE US

Sustainable agriculture is a hot topic across the globe, with pressure mounting on farmers to ensure that everything from manure storage to using technology is as efficient as possible. Poultry World visits a pioneering US producer to find out how the farm operates.

Chicken is becoming one of the most widely consumed meats in the United States, with per capita consumption estimated at 41.6kg in 2018 4kg more than 10 years ago. With consumption predicted to keep rising, alongside growing interest from consumers about how their food is produced, there is a bigger drive than ever before for poultry producers to be as efficient and sustainable as possible.

Georgie Cartanza is an organic poultry farmer near Dover on the East Coast of the US. Despite having no background in farming, Ms Cartanza has had a long-standing career in the industry. After graduating she worked as a flock supervisor for Perdue one of the biggest consumer brands in the US and later went on to work for **Mountaire Farms** before building her first chicken house in 2006.

The farm invested in a new ventillation system that offers complete air exchange every 60 seconds.

Organic production

In 2015, after noticing a change in market dynamics, Ms Cartanza decided to switch to organic production. "The main driver behind that was the real push in the US to go antibiotic free," she says. "My thoughts were that if we were going to take on the additional risk of not using any antibiotics then why not try to move myself up in the value chain."

Organic production costs 3 times more than a conventional system largely due to feed prices particularly soya which has rocketed in price this year as a result of aggravated trade relations. So from both a consumer and financial perspective it is critical to be as sustainable and efficient as possible, she adds.

Chicks arrive on-farm at one day old and are grown to 7 weeks in four 65ft x 600ft chicken houses, each containing 37,000 birds. The farm rears five-and-a-half flocks a year on a vertically integrated contract for Coleman Foods, who are responsible for the sourcing of the chicks and the feed. Annual production levels equate to 2.3m kg of meat enough to feed 59,808 people a year. "I think it is really interesting that as farmers we can be so efficient with our production to accomplish that."

Implementing sustainable measures

Environmental stewardship plays a big part in Ms Cartanza's sustainability goal and through grant funding from the US Department of Agriculture's Natural Resources Conservation Service (NRCS) she has been able to implement a number of measures including heavy use concrete pads outside the chicken houses and manure storage buildings to reduce water pollution. She also has a vegetative buffer around the entire farm, has installed energy-saving LED light bulbs throughout the chicken houses and has a unique composting system for litter and dead-stock.

Re-spreading litter in the shed

"Litter is extremely expensive, so we grow chickens on built up litter, conditioning it in between flocks," she explains. "We have 2 pieces of equipment to do this: One that we use to pulverise anything that tests over 30% moisture and then we aerate it to dry it out. The other heats the litter to kill off any harmful pathogens meaning we can then re-spread the litter in the shed.

"As we farm more antibiotic free, there are good bugs within the litter that can improve gut flora and immunity."

Ms Cartanza has also installed a specially designed ventilation system to draw hot air out of the buildings rather than just cooling hot air. "This is probably the number one thing that has reduced stress heat stress in particular for birds in the summer months," she explains.

The farm switched to organic production to improve margins.

The fans suck the air out of the house via a 6 inch cooling pad which filters moisture this process is known as evaporative cooling. As the air is sucked through the pad it drops the air temperature by 10-12°C and pulls a wall of cool air through the house which creates wind chill. "That means if it is 30°C outside, it will feel cooler in the house than it really is."

Good ventilation in the poultry house

There is one complete air exchange every 60 seconds and air is moving at 600ft per minute. "A lot of people ask why I don't just use air conditioning to keep the birds cool but we are not just fighting the battle with outside temperature. For every pound of meat these birds put on they are creating more heat. Therefore, we have to get the heat out of the house and this is the most effective and efficient way to do so."

While this no doubt incurs a higher cost than a curtain system with electricity costs estimated at $ 35,000-40,000 (£27,000-£31,000) a year it increases flock health; minimising losses and outweighing the greater expenditure, she adds.

As well as her poultry unit at home, Ms Cartanza also has a full-time job working as a poultry extension agent for the University of Delaware. This links the research carried out at university level with farmers. "I do outreach and education with farmers to try to help them be better neighbours and better stewards. I teach them about good ventilation within a poultry house anything to do with poultry production."

Her passion and drive for sustainability has been recognised on a global scale: In 2017, Georgie became the first American Nuffield International Farming Scholar. She spent 16 weeks visiting eight different countries, including the UK and China, studying production efficiency and farming technology covering topics like consumer demands and organic poultry transitions.

"There have been many advances in farming and technology over the past 20 years, but we face challenges to maintain profitability and sustainability," she explains. "It is critical that we understand new technology and that it is applied properly. It can be financially devastating for a farmer to make an investment and not see a return."

Looking ahead

Looking to the future, Ms Cartanza's main aim is to ensure she utilises the knowledge she has gained both as a Nuffield Scholar and through her work at the university, to ensure her business continues to run as efficiently and sustainably as possible. "Whatever I do, I want to do it really well. It's all about managing what you have and I hope that I can continue to do that for the business as well as helping others to do the same."

By: Charlotte Cunningham

www.facebook.com/VetNewsViews

WATTAgNet TOP COMPANIES

ASIA—POULTRY PRODUCERS

Head slaughtered annually (broilers, millions)	Company name	Country	BROILERS	TURKEYS	DUCKS	GEESE	TABLE EGGS	More information
1,300.0	New Hope Liuhe	China	●		●			http://bit.ly/2vTrz3H
807.0	Wen's Food Group	China	●		●			http://bit.ly/2OWoUPe
685.0	CP Group (including CP Foods, COFCO, Chia Tai and Sevenroyal)	Thailand	●		●		●	http://bit.ly/2LoFwA8
400.0	Suguna Foods	India	●				●	http://bit.ly/2MFmoix
380.0	Doyoo Group	China	●					http://bit.ly/2vW3Q4e
330.0	Sunner Development Co. Ltd.	China	●					http://bit.ly/2vW3Dh1
320.0	Japfa Ltd.	Singapore	●					http://bit.ly/2vTqeKd
320.0	San Miguel Pure Foods	Philippines	●				●	http://bit.ly/2MoQVh
270.0	Harim Group	South Korea	●		●			http://bit.ly/2vYRrgi
250.0	OSI China (subsidiary of OSI Group)	China	●					http://bit.ly/2MEgxtX
240.0	DaChan Food (Asia) Ltd.	China	●					http://bit.ly/2MGnSli
231.5	Jiangsu Lihua Animal Husbandry	China	●		●	●		http://bit.ly/2MFjdr1
200.0	Fengxiang Group	China	●					http://bit.ly/2vWnooU
200.0	Huaying Agricultural Development Co. Ltd.	China	●		●			http://bit.ly/2MFjbzp
192.0	WH Group	China	●	●	●	●	●	http://bit.ly/2PmbcWN
180.0	Cargill Meats Asia	Thailand	●					http://bit.ly/2vT6Cpv
160.0	Yisheng Livestock & Poultry Breeding Co.	China	●					http://bit.ly/2wjFd0m
148.0	Thai Foods Group	Thailand	●					http://bit.ly/2MDnsDr
144.0	Bounty Fresh Group	Philippines	●				●	http://bit.ly/2wQPP37
130.0	Betagro Group	Thailand	●					http://bit.ly/2nRDvQ3
130.0	Qingdao Nine-Alliance Group	China	●					http://bit.ly/2MHF3J
125.0	Easy Bio	South Korea	●					http://bit.ly/2OVHmrQ
120.0	Shanxi Suhai Group Ltd.	China	●					http://bit.ly/2w04HAS
100.0	CJ Cheil Jedang	South Korea	●					http://bit.ly/2vZ32vs
100.0	Laemthong Corp. Group	Thailand	●				●	http://bit.ly/2MFf9P5
100.0	Yangda Food Industry	China	●					http://bit.ly/2OWk44d

بانی ایڈیٹر ان چیف، پبلشر ڈاکٹر خالد محمود شوق نے سلیم نواز پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز 392/A سمن آباد فیصل آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر ڈاکٹر تنویر حسین، ایگزیکٹو ایڈیٹر زیشان خالد

www.facebook.com/VetNewsViews FD # 56

پولٹری لائیوسٹاک ڈیری زراعت ماہی پروری جنگلی حیات اور ماحولیات کا پاکستان میں واحد اخبار

ہفت روزہ

ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز

چیف ایڈیٹر: ڈاکٹر خالد محمود شوق
ایڈیٹر: ڈاکٹر تتین ظہیر
ایگزیکٹو ایڈیٹر: ذیشان خالد
فیصل آباد

جلد نمبر 14 | 08 تا 15 جنوری 2019 صفحات 10 قیمت 150 روپے شمارہ نمبر 10 | ABC سے تصدیق شدہ

Email: pakissan2002@yahoo.com

محکمہ زراعت کے زیر اہتمام ہارٹی ایکسپو کا انعقاد کیا جائیگا

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) محکمہ زراعت پاکستان ہارٹی ایکسپو 2019 کا انعقاد کر رہا ہے۔ نمائش میں پھلوں، سبزیوں اور ان سے بنی مصنوعات کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کیا جائے گا۔ اس ضمن میں سٹالز 21 اور 22 جنوری کو ایکسپو سنٹر جوہر ٹاؤن لاہور میں لگائے جائیں گے۔ نمائش میں ہارٹیکلچر کے شعبے سے وابستہ کاشتکار، امپورٹرز، ایکسپورٹرز اور کمپنیاں اپنی مصنوعات کو نمائش کیلئے پیش کر سکیں گی۔

سائیلیج کے بارے میں ایک مفید تحریر!

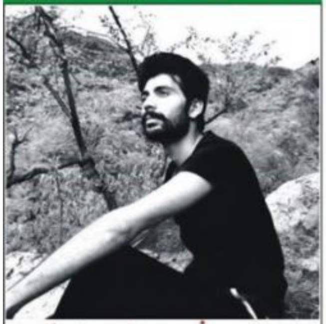

راجہ وقاص احمد وینس ڈیری نیوٹریشن اینڈ فارم مینجمنٹ ایکسپرٹ
Whatss App 03365406250

السلام علیکم!
تمام معزز ممبران کو میری طرف سے اس پوسٹ پر خوش آمدید آج کا موضوع بہت زیادہ اہم اور آپ کے لیے کافی مفید ہوگا میں بہت کم پوسٹ لکھتا ہوں لیکن جو بھی لکھوں گا انشاء اللہ آپ کے لئے بہت زیادہ فائدے مند ہوگی یہ پوسٹ ان لوگوں کے لئے ہے جو چارہ خرید کر ڈال رہے اس پوسٹ کو لازمی اور بہت غور سے پڑھیں یہ آپ کے لئے بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔

…

ہے۔ میرے بھائی چنا 100 روپے کلو اور کئی کا دل 30 روپے کلو میں آپ کو مل جاتی ہے اور کئی کا دلیہ چنے سے زیادہ اچھا ہے ہر لحاظ سے تو ہمیں کسی کالے کتے نے کاٹا ہے کہ ہم چنے کھلاتے رہے جانور کو جو چیز آپ کو خشک مادہ اور انرجی میں سستی پڑے ان کو ترجیح دیں۔

To be continued ------

راجہ وقاص احمد وینس، ڈیری نیوٹریشن اینڈ فارم مینجمنٹ ایکسپرٹ

"دشمن ذائقہ خاموش قاتل"

اجینوموتو (چائنیز سالٹ) ایک زہر ہے جو آجکل ہوٹلوں اور گھروں میں عام دیسی کھانوں میں بھی کثرت سے استعمال ہو رہا ہے۔

شیف اسد کی زبردست تحقیق۔ بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ شکریہ اور بسراء

MSG

آج میں آپ سے اپنے اور آپ کے سب سے بڑے دشمن کے بارے میں بات کروں گا۔ جب سے میں نے فوڈ سائنس کو پڑھنا شروع کیا تو اس دشمن سے میری پہچان ہوئی۔ میرے ملک یعنی پاکستان میں میرا اس سے مقابلہ ہے۔ یہ مقابلہ ایسا ہے جیسے باکسنگ رنگ میں مجھے ہاتھ بند کر کے بھیج دیا جائے، تو آپ سمجھ سکتے ہوں گے کہ میرے جیسا شیف کس طرح مقابلہ کر سکتا ہے۔

یہ دشمن ہے۔۔۔ Ajinomoto (Glutamatemonosodium)MSG

یہ ایک کیمیکل ہے، جو کھانوں اور مصالحہ جات میں اور دوسری چیزوں میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ پوری دنیا میں مانا جانے والا ایک زہر ہے۔ اور قانونی طور پر تو یہ پاکستان سمیت پوری دنیا میں بین ہے۔ لیکن ستم ظریفی دیکھیں یہ مختلف طریقے اور ناموں سے استعمال ہو رہا ہے۔ اس کے استعمال کے نقصانات اتنے شدید ہیں کہ میں اس کو اپنے اور آپ کا سب سے بڑا دشمن کہوں تو غلط نہیں ہوگا۔ اس سے جو ہو رہا ہے وہ اگر میں آپ کو گنوانے جاؤ تو تحریر بہت بڑی ہو جائے گی۔ آپ کے لئے اور …

…

فلیور کے نام سے اس کو ڈالتی ہیں۔ اسکو روکنا بہت مشکل ہے کیونکہ یہ نشے کے موافق کام کرتا ہے اور اس کو چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کمپنیاں آپس میں یہ کھلا رہی ہیں۔

اور ساتھ اس کے بہت بڑی وجہ وہ شیف حضرات بھی ہیں، جو اس سے گہری واقفیت نہیں رکھتے اور لاعلمی میں لوگوں تک یہ زہر پہنچا رہے ہیں۔ اس کی اویرنس کو جانے اور دوسروں تک پہنچائیں تاکہ ہماری صحت مند قوم آنے والے وقت میں اندر سے بیماریوں کی آماجگاہ ہوگی۔

شکریہ دعاؤں کا طلب گار۔۔۔۔ شیف اسد

ویٹرنری یونیورسٹی میں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے وزیر لائیوسٹاک سردار حسنین بہادر دریشک نے 18 فروری 2019 میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی بفلو کانگریس اور نیشنل لائیوسٹاک شو کے لیئے کیئے جانے والے انتظامات کا جائزہ لیا

لاہور (نمائندہ خصوصی): یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور میں اجلاس کا انعقاد ہوا جس کی صدارت وزیر لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب سردار حسنین بہادر دریشک نے کی اور 18 فروری 2019 میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی بفلو کانگریس اور نیشنل لائیوسٹاک شو کے لیئے کیئے جانے والے انتظامات کا جائزہ لیا جبکہ دیگر اہم شخصیات میں سیکرٹری لائیوسٹاک محمد احسن وحید، ڈائریکٹر جنرل والڈ سٹی لاہور کامران لاشاری، سابق فیڈرل منسٹر فار پرائیویٹائزیشن الطاف ایم سلیم، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر طلعت نصیر پاشا کے علاوہ محکمہ لائیوسٹاک، بفلو بریڈرز ایسوسی ایشن اور بفلو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے افسران و تحقیق کاروں، سٹیک ہولڈرز اور پروفیشنلز کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے سردار حسنین بہادر دریشک نے کہا کہ ایک کامیاب نتیجہ خیز کانگریس کو منعقد کروانے کے لیئے اُن تمام عناصر پر توجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے جن پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف ملکی معیشت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے بلکہ مویشی پال حضرات کے منافع کو بڑھانے اور ان کو آگاہی فراہم کرنے کے لیئے بفلو کانگریس کا انعقاد انتہائی موثر ہوگا۔ کامران لاشاری نے کانفرنس میں شرکت کرنے والے نیشنل اور بین الاقوامی ماہرین کو لاہور شہر کی ثقافت، تاریخی عمارات، دستکاریاں، بازاروں کی سیر و تفریح کروانے کی تجویز پیش کی۔

قبل ازیں پروفیسر ڈاکٹر طلعت نصیر پاشا نے فروری 2019 میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی بفلو کانگریس کے لیئے کیئے جانے والے انتظامات کے بارے میں شرکا کو بتایا نیز کہا کہ کانگریس میں پاکستان سمیت دنیا بھر سے جن میں ارجنٹائن، آسٹریلیا، بلغاریہ، کینیڈا، چین، کولمبیا، مصر، انڈیا، ایران، عراق، اٹلی، رومانیا، نیپال اور امریکہ سے ماہرین، اساتذہ، تحقیق کار و پروفیشنلز بڑی تعداد میں شرکت کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بین الاقوامی بفلو کانگریس میں ماہرین بھینسوں کی افزائش نسل، ری پروڈکشن، صحت، ماحول، خوراک، فیڈ کے وسائل، فیزیالوجی، بیماریوں کی روک تھام، بفلو پروڈکشن کے سماجی و اقتصادی پہلو نیز دودھ کی پیداوار بڑھانے سے متعلق مختلف پہلوؤں پر مبنی دور حاضر کی جدید تحقیقی اُصولوں کی روشنی میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ ڈاکٹر مقصود اختر نے نیشنل لائیوسٹاک شو میں کی جانے والی مختلف سرگرمیوں بفلو مقابلہ حسن، دودھ مقابلہ، نمائش، مویشی پال حضرات کی رہنمائی کے لیے منعقد کیئے جانے والے ٹریننگ، ورکشاپ اور سیمینار کے بارے میں اجلاس کو آگاہ کیا جبکہ اجلاس کے شرکا نے کھلے دودھ کی فروخت پر پابندی لگانے کی تجویز پیش کی۔

لائیوسٹاک پالیسی فریم ورک پر فوری کام شروع کیا جائے: سردار حسنین بہادر دریشک وزیر لائیوسٹاک

لاہور (نمائندہ خصوصی) لائیوسٹاک پالیسی فریم ورک پر فوری کام شروع کیا جائے تاکہ پیداوار کی بڑھوتری اور غذائی قلت کے خاتمے کے لیے لائیوسٹاک سیکٹر کی سمت متعین کی جا سکے۔ گوشت کی پیداوار بڑھا کر ملکی و برآمدی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سیف دی کاف اور فیڈ لاٹ فیٹنگ کو سپلائی چین سسٹم سے منسلک کیا جائے۔

لائیوسٹاک کے شعبہ میں یو ایس اے آئی ڈی کے تعاون سے جامع پالیسی فریم ورک پر کام شروع کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار سردار حسنین بہادر دریشک صوبائی وزیر لائیوسٹاک نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ منسٹرز بلاک سیکرٹریٹ میں منعقدہ اجلاس میں احسن وحید سیکرٹری لائیوسٹاک، خالد محمود ایڈیشنل سیکرٹری (پلاننگ) اور یو ایس اے آئی ڈی کے وفد نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران یہ طے پایا کہ محکمہ لائیوسٹاک اور یو ایس اے آئی ڈی کے تعاون سے مشاورتی اجلاس منعقد کیے جائیں گے تاکہ مستند اور موثر لائیوسٹاک پالیسی تشکیل دی جا سکے۔ صوبہ پنجاب میں دودھ کی پاسچرائزیشن کے حوالے سے ایک جامع حکمت عملی اور مفید طریقہ کار وضع کیا جائیگا۔

مویشیوں کی بیماریوں کے تدارک کے حوالے سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ پرائیویٹ سیکٹر کے تعاون سے منہ کھر بیماری کی ویکسین کی پیداوار کو وسیع پیمانے پر بڑھایا جائے گا۔ اس کے علاوہ بہاولپور میں کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچنے والے وومن ایمپاورمنٹ پروجیکٹ کو ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں بھی شروع کیا جائے گا۔

اُمور طلبہ اور اقامتی ہاسٹلز میں نظم وضبط اور الاٹمنٹ کا سسٹم نوجوان طلبہ کے سپرد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال رندھاوا نے کہا ہے کہ پاکستان میں اداروں کو مضبوط بنانے اور قانون پر عملداری یقینی بنانے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہترین موقع فراہم کیا ہے، جس سے فائدہ اٹھا کر اسے پائیدار ترقی سے ہمکنار کرنے کیلئے ہم سب کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنے فرائض کی ادائیگی میں احساس ذمہ داری اور خود احتسابی کو فروغ دینا ہوگا۔ یونیورسٹی کے اقبال آڈیٹوریم میں …

… رندھاوا نے کہا کہ یونیورسٹی میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران تعیناتیوں اور ترقیوں میں سفارش اور اقربا پروری کو فروغ دے کر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کی گئی ہیں، جس کی وجہ سے تدریسی و انتظامی سٹاف شدید ذہنی و نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو کر اپنی صلاحیت کے مطابق اُمور انجام نہیں دے پا رہا۔

انتظامی و معاون سٹاف کو ذمہ داریوں کی ادائیگی میں حسن اخلاق اور شائستگی پروان چڑھانے کی ہدایت کرتے ہوئے انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ تین ماہ کے دوران باصلاحیت اور حقدار لوگوں کی تعیناتیاں اور ترقیاں یقینی بنا کر ان کا مورال بلند کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ناانصافی ہی وہ بنیاد ہے جو معاشرے میں بگاڑ اور شدت پسند رویوں کو … کے آرزومند ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ انتظامی و تدریسی سسٹم میں اصلاحات متعارف کروانے میں مزید تاخیر نہیں کی جائے گی اور جلد ہی اسے آٹومیشن پر منتقل کیا جا رہا ہے تاکہ کسی بھی مجاز پر کوئی فائل ایک مخصوص وقت سے زائد نہ رکنے پائے۔

انہوں نے ملازمین کو یقین دلایا کہ ان کی اعلیٰ تعلیم کی راہ میں حائل انتظامی رکاوٹوں کا ازسرنو جائزہ لیا جائے گا اور ایسی پالیسی متعارف کروائی جائے گی جس سے وہ نہ صرف اعلیٰ تعلیم بلکہ ووکیشنل ٹریننگ کے ذریعے بھی اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ہم نے آج سے پچیس سال پہلے پیدا ہونے والے بچوں میں نظریہ پاکستان، تقسیم ہند کی وجوہات اور اس مقاصد سے لاعلم اور حقوق و فرائض کی ادائیگی سے قطعاً نا آشنا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کے وقت ہم ایک قوم تھے جو وقت گزرنے کے ساتھ ایک ہجوم بن کر رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مساجد اور مبلغین کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہوا ہے تاہم اس کے برعکس معاشرتی اصلاح کے ساتھ معاشرے کو آگے بڑھانے کے حوالے سے خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو رہی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ پچیس برسوں کے دوران معاشرے میں مایوسی اور انتہا پسندی فروغ پائی ہے جس کے خاتمے کیلئے ہمیں نوجوانوں میں کونسلنگ کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ذمہ داریاں اُن کے سپرد کرنے کی راہ ہموار کرنا ہوگی۔ ان کا عملداری کو یقینی بنانے میں کامیاب ہو گئے تو پاکستان کی تیز رفتار ترقی میں حائل رکاوٹیں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں گی۔ انہوں نے ملازمین پر زور دیا کہ اپنے یونٹس میں نظم وضبط پیدا کرتے ہوئے ذمہ داریوں کو احسن انداز میں ادا کریں اور یونیورسٹی انتظامیہ انہیں ان کی رخصت استحقاقیہ سے بھی محروم نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں موقع دیا تو اُمور طلبہ اور اقامتی ہاسٹلز میں نظم وضبط اور الاٹمنٹ کا سسٹم نوجوان طلبہ کے سپرد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ انہیں عملی زندگی میں مینجمنٹ کے حوالے سے خاطر خواہ تربیت فراہم ہو سکے۔ تقریب سے ڈپٹی رجسٹرار تعلقات عامہ سید قمر بخاری نے بھی خطاب کیا۔

ناریل کا تیل 'خالص زہر' ہے

امریکی پروفیسر کا انکشاف

ہارورڈ: امریکا کی ہارورڈ یونیورسٹی میں صحت عامہ کی پروفیسر کیرن مچل نے اپنی ایک حالیہ ویڈیو میں انکشاف کیا ہے کہ ناریل کا تیل صحت بخش نہیں بلکہ ایک زہر ہے۔

یوٹیوب پر شیئر کرائے گئے ایک ویڈیو لیکچر میں پروفیسر کیرن مچل نے خبردار کیا ہے کہ ناریل کا تیل مفید نہیں بلکہ کسی زہر کی مانند ہے جو انسانی صحت پر برے اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ امریکی پروفیسر نے یہ حیران کن انکشاف اپنے ویڈیو لیکچر ’ناریل اور دیگر غذائی مغالطے‘ میں کیا۔

کیرن یونیورسٹی آف فریبرگ، جرمنی کے شعبہ وبائی امراض کی ڈائریکٹر بھی ہیں اور ناریل کے تیل سے متعلق انکشاف پر انہیں شدید تنقید کا سامنا ہے۔ امریکی پروفیسر نے اپنی تحقیق کے حوالے سے غذائی چارٹ اور دیگر شواہد بھی پیش کیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ناریل کے تیل میں سیر شدہ …

…

دوسری جانب ٹفٹ یونیورسٹی کے فوڈ سائنس ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر ایلس لیکٹینس نے پروفیسر کیرن کے ”انکشاف“ پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ ایسا کوئی ڈیٹا یا سائنسی ثبوت موجود نہیں جس کی بنیاد پر ناریل کے تیل کو زہر قرار دیا جا سکے۔ البتہ ناریل کا تیل دل کے مریضوں کے لیے نقصان دہ ضرور ثابت ہو سکتا ہے اور اسے محدود مقدار میں ہی استعمال کیا جانا چاہیے۔

امریکی تنظیم برائے امراض قلب نے بھی ناریل کے تیل کو پکوان میں استعمال کرنے کے عمل کو دل کے لیے نقصان قرار دیا ہے۔ ناریل میں چربی کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اور طبی ماہرین ایک دن میں 6 فیصد سے زیادہ سیر شدہ چکنائیاں لینے سے منع کرتے ہیں جب کہ ناریل کے تیل میں سیر شدہ چکنائیوں کی مقدار 80 فیصد ہوتی تک ہے۔

روزانہ ایک انڈہ کھانا ذیابیطس سے بچاؤ میں مددگار

روزانہ صرف ایک انڈہ کھانا ذیابیطس جیسے مرض سے بچاؤ میں مدد دے سکتا ہے

ہیلسنکی (نیٹ نیوز) یہ دعوی فن لینڈ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ ایسٹ فن لینڈ یونیورسٹی کی تحقیق میں یہ دعوی کیا گیا کہ ایک انڈہ روزانہ ذیابیطس کو دور رکھے گا۔ محققین نے یہ تو واضح نہیں کیا کہ ایسا کیسے ممکن ہے مگر ان کا کہنا تھا کہ انڈے میں موجود مرکبات ذیابیطس ٹائپ ٹو کا باعث بننے والے عناصر پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس حوالے سے مزید تحقیق کی ضرورت ہے تاہم یہ واضح ہے کہ اعتدال میں رہ کر انڈوں کو کھانا جسم کیلئے ڈھال ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے قبل امریکی ذیابیطس ایسوسی ایشن نے بھی انڈوں کو ذیابیطس کے حوالے سے بہترین غذا قرار دیا ہے۔ ایک انڈے میں اعشاریہ 5 گرام کاربوہائیڈریٹس ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بلڈ شوگر لیول کنٹرول میں رہتا ہے، اسی طرح انڈے پوٹاشیم سے بھرپور بھی ہوتے ہیں جو کہ دل کی صحت کیلئے فائدہ مند ہے اور اس میں موجود بائیوٹین انسولین بننے کیلئے فائدہ مند جز ہے۔

دنیا کی سب سے مہنگی مچھلی بلیوفن ٹونا 25 کروڑ میں فروخت

کیوشی کیمورا نے یہ مچھلی 2013 کے مقابلے میں پانچ گنا زیادہ رقم دے کر خریدی

ٹوکیو (رائٹرز) جاپانی دارالحکومت ٹوکیو کی فش مارکیٹ میں 278 کلو کی نایاب بلیوفن ٹونا مچھلی 25 کروڑ روپے کی ریکارڈ قیمت میں فروخت ہوگئی۔ جاپان میں ریسٹورنٹس کی معروف چین سوشی سنگ کے مالک کیوشی کیمورا نے یہ مچھلی 2013 کے مقابلے میں پانچ گنا زیادہ رقم دے کر خریدی۔ کیوشی کیمورا نے بعد ازاں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہیں امید نہیں تھی کہ اس مرتبہ انہیں پانچ گنا زیادہ قیمت دے کر مچھلی خریدنا پڑے گی۔ یاد رہے کہ ٹونا مچھلی بقا کے خطرے سے دوچار ہے اور یہ صرف جاپان کے جنوبی سمندر میں پائی جاتی ہے۔ ریسٹورنٹ چین کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ مچھلی تازہ اور بہترین ذائقے کی حامل ہے تاہم بہت مہنگی ہے، ہم نے ادائیگی کر دی ہے اور اب ہمارے گاہک اس مزیدار مچھلی کو کھا کر حظ اٹھا سکیں گے۔

لائیوسٹاک اور بلدیہ کو جانوروں کی نسل کشی روکنے کی ہدایت

چھوٹی عمر کے جانور ذبح نہ کرنے دیئے جائیں، نجی سلاٹر ہاؤس کیخلاف بھی کارروائی کا حکم

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) حکومت نے چھوٹی عمر کے جانوروں کے ذبح کرنے پر پابندی پر سختی سے عملدرآمد کرانے کے لئے متعلقہ محکموں اور اداروں کو سختی سے ہدایات جاری کی ہیں۔ ذرائع کے مطابق حکومت کا کہنا ہے کہ چھوٹی عمر کے حلال جانوروں کے ذبح کرنے سے حلال جانوروں کی نسل ختم ہو رہی ہے۔ چھوٹے جانور انسانی صحت کیلئے اتنے فائدہ مند بھی نہیں ہوتے۔ اس سلسلہ میں محکمہ لائیوسٹاک اور بلدیاتی اداروں کو اپنے اپنے علاقوں میں قصابوں کو جانور سرکاری مذبحہ خانہ میں ذبح کرنے اور انکی نگرانی کرنیکی ہدایت کی۔ حکومت نے ہدایت کی کہ نجی سلاٹر ہاؤس چلانے والوں کیخلاف کارروائی کی جائے۔

ڈیری فارمرز نے دودھ کی قیمت میں 10 روپے لٹر اضافے کا مطالبہ کر دیا

اسٹیک ہولڈرز کا اجلاس بلا کر مہنگائی کے اعتبار سے دودھ کی ازسرنو قیمتیں متعین کی جائیں، کمشنر کو مراسلہ ارسال، اضافے کے بعد سرکاری قیمت 95 روپے فی لٹر ہو جائیگی

کراچی (رپورٹ: مظہر علی رضا) کراچی میں ایک بار پھر دودھ کی قیمت میں اضافے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے اور ڈیری فارمرز نے پیداواری لاگت میں اضافے کو جواز بناتے ہوئے دودھ کی قیمت میں 10 روپے لٹر اضافے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ کیٹل اینڈ ڈیری فارمرز ایسوسی ایشن کی جانب سے کمشنر کراچی کے نام ایک مراسلہ ارسال کیا گیا ہے، جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ تمام اسٹیک ہولڈرز کا ایک اجلاس بلا کر دودھ کی قیمت کا ازسرنو تعین کر کے مہنگائی کے اعتبار سے نئی قیمت مقرر کی جائے، اس وقت شہر میں دودھ کی سرکاری قیمت 85 روپے فی لٹر ہے، تاہم دودھ کی فروخت 90 روپے فی لٹر اور زائد پر ہو رہی ہے جبکہ ڈیری فارمرز نے دودھ کی قیمت میں 10 روپے لٹر اضافے کا مطالبہ کیا ہے، جس کے بعد دودھ کی سرکاری قیمت 95 روپے ہو جائے گی مگر دودھ 100 روپے لٹر سے زائد قیمت پر ہی فروخت ہونے کے امکانات ہیں۔ کیٹل اینڈ ڈیری فارمرز ایسوسی ایشن کے صدر شاکر عمر گجر کا کہنا ہے کہ کمشنر ہاؤس میں اس سے قبل ہونے والے اجلاس میں طے پایا تھا کہ ہر چار ماہ بعد مہنگائی کے اعتبار سے دودھ کی قیمتوں کا تعین کیا جائے گا جس پر عملدرآمد نہیں کرایا جا سکا ہے۔

جھینگا مچھلی کو پنجاب میں متعارف کرانے کا منصوبہ شروع

150 سے 200 روپے کلو فروخت کی جائے گی: صوبائی وزیر ماہی پروری

لاہور (نمائندہ خصوصی) جھینگا مچھلی کو پنجاب میں متعارف کرانے کے منصوبے کا آغاز کر دیا گیا، منصوبہ دو سال میں مکمل کیا جائے گا۔ وزیر برائے محکمہ ماہی پروری سبطین خان نے کہا کہ سابقہ ادوار میں محکمہ ماہی پروری کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ موجودہ حکومت اب ایسا نہیں ہونے دے گی۔ صوبائی وزیر نے اعلان کیا کہ جھینگا مچھلی 150 سے 200 روپے کلو میں فروخت کی جائے گی تاکہ ہر کوئی مچھلی خرید سکے۔ انہوں نے کہا کہ مچھلی کی فراہمی سے بچوں کی نشوونما میں بھی بہتری آئے گی۔

AGRI TOURISM DEVELOPMENT CORPORATION OF PAKISTAN

بانی ایڈیٹران چیف، پبلشر ڈاکٹر خالد محمود شوق نے سلیم نواز پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز 392/A سمن آباد فیصل آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر ڈاکٹر تتین ظہیر، ایگزیکٹو ایڈیٹر ذیشان خالد

www.facebook.com/VetNewsViews
Poultry Livestock, Fishries, Dairy, Wildlife, Environment Newspaper
AGRI LIVESTOCK BUREAU PAKISTAN
The Weekly FD # 56
Veterinary News & Views
Faisalabad
Editor in Chief Dr. Khalid Mahmood Shouq
Editor Dr. Tean Zaheer
Executive Editor Zeeshan Khalid
Vol. 14 08 - 15 Jan 2019 Rs. 150/- Page 10 Issue No. 10 ABC Certified

2-DAYS INTERNATIONAL WORKSHOP ON 'ANIMAL HANDLING AND MODELING' BEGINS AT UVAS

Lahore: The Department of Physiology of the University of Veterinary and Animal Sciences (UVAS) Lahore in collaboration with Higher Education Commission (HEC), Hajvery University Pakistan and University of Cambridge UK organised a two-day International workshop on "Animal Handling and Modeling" here in City Campus on Wednesday.

Pro Vice-Chancellor Prof Dr Masood Rabbani presided over the inaugural session of the workshop while Dean Faculty of Bio Sciences Prof Dr Habib-ur-Rehman, Operational Director Department of Clinical Neurosciences from University of Cambridge UK Dr Sohail Ejaz, Dr Imtiaz Rabbani and postgraduate students, professionals related to veterinary & animal sciences and medical sciences and experts from different countries, including the United Kingdome (UK), the Philippine, South Korea and also from different institutions all over Pakistan were present.

Speaking on the occasion, Prof Dr Masood Rabbani said that for the prevention of diseases and research in animals it is direly needed to follow the international standards and protocols regarding how to handle laboratory animals, their humane handling and collection of blood samples under the umbrella of one health. He said that for researchers animals' health is on priority while conducting different experiments. He said such workshops are beneficial for professional learning of the latest methods of research and innovative knowledge. Prof Dr Habib-ur-Rehman presented the vote of thanks.

Speaking about the workshop objectives, Dr Imtiaz Rabbani said the aim of the workshop was to train participants on animal handling for different diseases module. He threw light on internationally accepted standards and procedures of research on animals.

Various aspects will be discussed during the workshop related to introduction of lab animals and diseases of animals, scientific and ethical procedures for lab animals, humane method of killing, personal health and safety animal handling and generals procedures etc.

www.facebook.com/VetNewsViews

THREE-DAY GREYHOUND RACE CUP AT RACECOURSE GROUND, UNIVERSITY OF AGRICULTURE FAISALABAD.

Faisalabad: Three-day greyhound race cup began on Monday at Racecourse Ground, Jail Road, University of Agriculture Faisalabad.

Mian Mumtaz Manika/ Khan Irshad Hussain Lodhi Punjab cup was arranged by Directorate of Farms. It was inaugurated by Commissioner Faisalabad Asif Iqbal along with University Farms Director Shahid Afzal Gill.

As many as 108 imported and countrybred greyhounds took part. The event remained a source of attraction for the locals who came here to entertain and get refuge from their routine life.

Asif Iqbal said that such event depicts the colors of the rural culture. He said that such events also give an opportunity to rural people to interact with agricultural experts.

Dr Shahid Afzal said that it also provided the opportunity to the people to entertain and witness the greyhounds races. He said that the university is used to hold such events to attract the rural population. Dr Haroon Zaman also spoke on the occasion.

www.facebook.com/VetNewsViews

ASSESSING THE THREAT OF AI

It may have been a quiet winter for avian influenza last year, but that doesn't mean the threat is gone. Poultry World reports.

It may have been a quiet winter for avian influenza last year, but that doesn't mean the threat is gone.

Britain must invest more in preparing for a mass-scale **avian influenza** outbreak, according to new analysis.

Daniel Roberts, author of the recently published Nuffield report Living and Dying with **Avian Influenza**, says that the UK would struggle to manage a major outbreak of the disease.

Mr Roberts' research took him to a number of countries that have suffered major outbreaks, including the US, Canada, the Netherlands and Hong Kong. A commonality in all countries was a lack of preparation ahead of a major incursion.

Major outbreak

And while there is a range of systems and procedures in place, it is Mr Robert's contention that the UK "does not currently have the capability to contend with a major outbreak and needs to invest significantly in order to mitigate the risk of a devastating incursion".

Mr Roberts says such an incursion is inevitable, and preparing for it will require both improving current procedures, and considering the overall structure of the British poultry industry.

Backyard birds

To begin with, Mr Roberts identifies issues with backyard poultry and recommends that all keepers, regardless of flock size, be forced to join a register. "A solution must be found that allows all flocks to be identified no matter how small." He cites a compulsory dog registration scheme in New Zealand as a potential model for this.

At the international scale, he suggests that the way backyard flocks are defined should be reviewed; for example, in the UK 'backyard' is fewer than 50 birds, but in France it is possible to keep up to 3,200 ducks with no need to register.

And Mr Roberts asks whether those backyard flocks could be classed as wild birds, removing the need for notification on the **OIE** website, potentially allowing countries to erect trade barriers unnecessarily.

Here in the UK focus must be applied to wild bird monitoring active surveillance is the most effective way to understand the current threat. The 'footprint' of avian influenza in Europe also provides a precursor to potential incursions in the UK.

Intensification

Learnings from China also highlight that the UK may have to reconsider how intensive its poultry industry is. "The role of increasingly intensified global poultry systems in the spread of **AI** cannot be ignored and will need to be addressed in any future strategic planning within the UK if we are to truly mitigate the risk of a catastrophic outbreak to industry and to British citizens."

This could amount to the restriction of new units particularly free-range in areas where wild birds are known to congregate, suggests Mr Roberts.

"Tough questions need to be asked as to how we balance intensification versus **AI**-risk versus human health."

Living and Dying with Avian Influenza, by Daniel Roberts, is available for download on the ***Nuffield website***.

REGIONAL COUNTRIES SHOULD FORMULATE A WORKABLE POLICY FOR SUSTAINED ECONOMIC GROWTH IN THE WAKE OF ENHANCED CONNECTIVITY IN THE SHAPE OF CPEC COUPLED WITH RESTORATION OF PEACE IN SOUTH ASIA

Faisalabad. Regional countries should formulate a workable policy for sustained economic growth in the wake of enhanced connectivity in the shape of CPEC coupled with restoration of peace in South Asia, said Syed Zia Alumdar Hussain president Faisalabad Chamber of Commerce & Industry (FCCI)

Addressing a function on CPEC-Gateway to progress, Prosperity and Connectivity organized by ACCA (Association of Chartered Certified Accountants) he said that no doubt connectivity will spur economic opportunities but at the same time it will widen gap and competition between the developed and under developed countries of the region.

"In this disadvantageous situation, the under developed countries would have to harness their skills to compete with their developed neighbors", he said and apprehended that they would become only a market for the surplus production of developed countries if they failed to improve their production sector.

He told that there is hell of difference between the economic parameters of countries falling within this region and we must concentrate to upgrade the technologies of the under developed countries otherwise the scale of economy of china will badly effect the industry and SME sector of other countries. He stressed the need for joint ventures with Chinese companies so that the issues of technology transfer and liquidity problem could be solved simultaneously. He told that China's rapidly growing economy is expected to top the rest of the world's economies by 2050. He further said that "Belt and Road" is a big initiative for Pakistan. It includes many mega projects including 21st Century Maritime Silk Route, Bangladesh-China-India-Myanmar Economic Corridor, China-Mongolia-Russia Economic Corridor, China-Central Asia-West Asia Economic Corridor , China-Indochina Peninsula Economic Corridor.

Continuing, he told that Faisalabad's GDP is projected to rise to US$ 37 billion in 2025 at a growth rate of 5.7% which is higher than the growth rates of 5.5% predicted for Karachi and 5.6% for Lahore. He further told that in the 7th meeting of Joint Cooperation Committee, it was agreed that the contents and vision of CPEC would be expanded and three more pillars including Agriculture, Poverty alleviation, and People to People exchanges would be added to the existing four pillars, which are energy, infrastructure, transport and railway, and Gwadar Port. He further told that realizing the opportunities and challenges of CPEC, the FCCI has constituted a special Standing Committee on CPEC which had published a comprehensive Study Report on 'CPEC-Opportunities and Challenges' in mid of 2017'. A Chinese Help Desk has also been set up at FCCI in addition to arranging Chinese Language Courses for the FCCI members intending to deal with china in the fast changing regional environment.

He said that there are new opportunities are also cropping up for the Chinese Companies to launch Joint ventures and double trading opportunities particularly in Agriculture machinery and equipment, Establishment of recreational clubs and facility, Hotel construction, Solar Technology and Solar Cell Industry, Technical Testing Facilities, Livestock and Dairy Development. Milk processing, Fruits, Vegetables & Flowers Grading, Packing and processing etc. He told that China Pakistan Economic Corridor (CPEC) also brings huge opportunities for Faisalabad due to its close proximity with the Eastern Route of CPEC.

Earlier president Faisalabad Women Chamber of Commerce & Industry (FWCCI) Madam Robeena Amjad said that that Pakistan is strategically located in South Asian part of the continent which is the only option to link china with rest of the world including oil rich countries of Gulf and Arabia. She further said that we have to re-align our priorities to get maximum economic benefit from this modern Silk Road. She said that we have to involve our SME sector in this mega project of CPEC, which could grow through value addition and accreditation of technology in the years to come. She further suggested that we must explore ways and means to involve the 50% female population in productive economic activities. She told that FWCCI has already launched an aggressive sensitization program to convince Women Entrepreneurs and activists to be a part of this modern Silk Rout as unlimited opportunities are waiting for them under this project.

The meeting was also attended by Mr. Sajjeed Aslam, Head of ACCA Pakistan, Mr. Muhammad Shahid Khan, Head Central Region, Mr. Shah Muhammad Khan, Business Development Manager Faisalabad, Senior Vice President FWCCI Miss Haniya Javaid and Vice President Miss Urwa Nabeel.

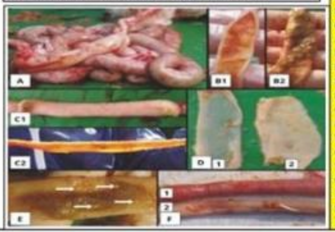

GUT HEALTH IN POULTRY: A HOLISTIC APPROACH

The impressive genetic improvement of broiler growth rates has enabled the poultry industry to meet with a worldwide increased demand for poultry meat. Compared to broiler production in the 1950-1960's, birds today grow twice as fast. This improvement in growth and the corresponding feed conversion ratios has put enormous pressure on the digestive system of the birds. Therefore, it is essential to create a healthy intestine from the very beginning and to maintain optimal gut functions throughout the whole growth period to avoid enteric diseases, like **necrotic enteritis** (NE) and bacterial enteritis (BE) or dysbacteriosis. Any factor that compromises the integrity of the intestinal mucosa and its bacterial community will lead to decreased nutrient absorption. Additionally, activation of the immune system and repair processes will cost valuable nutrients and energy. Considering all of the above, the financial success of the poultry business is directly dependent on intestinal health.

Because of the risk of antimicrobial resistance connected with consumer concern for animal welfare and food safety, recent pressure on the usage of antimicrobials has caused intensive investigations to find alternative solutions to develop a healthy digestive system in animals without extensive use of antibiotics. Management changes and different alternatives for antibiotics such as probiotics, prebiotics, phytogenic products, organic acids and enzymes have been investigated to improve intestinal health and general animal performance.

Microbiota interaction

In the past, the investigation of intestinal bacterial population has been done with *in vitro* culture techniques. These techniques are able to assess only those bacterial species that can be grown in different media in laboratory conditions. Recently, modern approaches using molecular techniques were able to show that a significant part of intestinal microbiota has never been cultured. So actually only a small fraction of intestinal bacterial population has ever been studied so far. Any conclusions regarding the composition of intestinal microbiota and its functions must be drawn very carefully. Use of modern molecular techniques has led to a better understanding of the role of microbiota in oral tolerance and physiological functions of a healthy gut and has helped a lot to disqualify simplistic views such as the existing of 'good' *Lactobacillus* spp. and 'bad' *Clostridium* spp. Bacteria.

Nowadays, microbiota is considered as a gene tool box that is complementing the gene pool of the host. The research is focusing on unravelling the complex interactions of what kind of gene pool is linked with good gut health and understanding how genes, both from the gut and its microbiota, can be switched on and off with different diet types, in order to reach the best performance, lowest level of inflammation, best digestive and absorptive properties. What we know so far, is that a composition of intestinal microbiota is changing throughout the life cycle of an individual, becoming quantitatively and qualitatively more complex with the age. Also environmental factors, such as stocking density, diet composition and feeding practice, management, housing conditions, pathogen load in the environment, use of antibiotics can modify intestinal microbiota. Feed withdrawal, especially over longer time, causes reduction in the number of detected bacterial species. Also from one segment of the gastrointestinal tract to the other, bacterial populations of the gut vary significantly. In the small intestine of a healthy bird, *Lactobacillaceae* spp. are dominant, where as in caeca *Clostridiaceae* spp. are prevailing, which is connected with different pH and physiologic functions of these intestinal segments.

There are some members of the mucosa-associated microbial community that are considered to be especially crucial for a healthy status of the gut. These are bacteria producing short chain fatty acids, like acetic, propionic and butyric acid, during the fermentation process of dietary carbohydrates. Production of butyrate near the epithelial cells and in close association with invading and histotoxic pathogens promotes development and recovery of the villi, stimulates the expression of the tight junction proteins, limits invasion of pathogens such as *E. coli* and Salmonella and further promotes a beneficial microbial ecosystem, which leads to an overall increased tissue health. On the contrary, mucindesulphating bacteria and sulphate reducers create hydrogen sulphide, which enhances some pathogens and causes tissue damage, see *Figure 1*.

Figure 1 Macroscopic dysbacteriosis scoresystem parameters.

- A. Overall gut ballooning;
- B. Content of the intestinal tract, 1. Mucoid, orange intestinal content, 2. Foamy intestinal content;
- C. Tonus of the intestinal tract, 1. Good tonus, 2. Lack of tonus;
- D. Macroscopically visible thickness of the intestinal tract, 1. Macroscopically thin intestinal tract, 2. Intestinal tract with normal
- thickness;
- E. Undigested particles in the colon (arrows); F. Inflammation of the gut, 1. Inflamation,2.No inflammation.

Vicious circle of bacterial enteritis

Since the ban of antimicrobial growth promoters in Europe in 2006, digestive problems such as BE or dysbacteriosis and even **necrotic enteritis**, have increased. The aetiology of BE is multifactorial, in modern broiler breeds, selected for maximal growth rate and high feed intake, abundance of nonabsorbed nutrients in the gut lumen, in absence of growth promoters with antibacterial properties, causes a chain of events that exacerbates the proliferation of some clusters of bacteria that leads to an inflammatory reaction of the gut wall. This reaction of the gut wall in its turn instigates microscopic and macroscopic changes that, as in a vicious circle, will lead to poorer physiologic status of the intestine and to poor digestive and absorptive functions, resulting in even more nutrients in the intestinal lumen, and more substrate for bacterial growth.

The pathogenesis of BE can be described as a vicious circle in 4 steps

1. In the **first step**, the shift of the healthy gut towards BE starts with oversupply of nutrients in the intestinal lumen. In today's broilers, the very high feed intake has accelerated the general feed passage rate in the intestine. So, even minor violations of the digestion and absorption will lead to an increase in the number of nutrients, especially of undigested proteins and high-energy nutrient particles in the hind gut. Among gut damaging factors of infectious origin, **coccidiosis** is considered to be the most important, but also virus infections can destroy intestinal epithelia, shorten intestinal villi and lead to poor absorption of the intestine. The stressors of noninfectious origin are dietary changes, nutritional imbalance, soluble non-starch polysaccharides (NSP), enzymatic dysfunctions, **mycotoxins** and management issues.

2. As a consequence of the oversupply of nutrients in the intestinal lumen, a shift in proliferation of some clusters of bacteria occurs in the small intestine in **step 2** of the vicious circle. The presence of excessive nutritional factors mainly favours the proliferation of *Clostridium perfringens* and *Lactobacilli* and disfavours certain Clostridiaceae.

3. In **step 3**, this disruption of a very fine balance in gut microbial constellation may shift intestinal immune tolerance towards pathological inflammation reactions and oxidative stress in the gut wall, so morphological and functional alterations in the intestine occur. In case of overgrowth of Clostridium perfringens spp. producing Netβ toxin, these alterations even results in necrotic enteritis, as Netβ toxin directly destroys the intestinal lining.

4. **Step 4** of the vicious circle of BE is characterised by poor digestion of feed and poor absorption of nutrients, as the damaged intestine is not able to fulfil its functions. The above described 4 steps of the vicious circle, result in a less functioning gut, which in turn leads to further oversupply of nutrients in the intestinal lumen, further reinforcing the vicious circle of BE.

Strategic use of additives and medication

The choice of best (so called traditional and alternative) solutions should be tailor made for each operation, looking at the 4 steps of the vicious circle and what contributing factors are causing damage to intestinal health. Solutions work on different parts of the cycle. Some products have antagonistic, some additive and some have a synergistic effect. Some products will go through the drinking water, some will go through feed or can be sprayed on the chicks or even in the environment. Examples of traditional additives are antimicrobial growth promoters, anticoccidials, feed enzymes, antibiotics, **coccidiosis** vaccines, acids used as feed preservative, **mycotoxin** binders. Examples of alternatives are acids used to steer gut microbiota, probiotics, etheric oils, bacteriophages, betaglucans. In fact the differentiation is very artificial, as some products can be part of either category, and the ones that are alternative now will be standard in a few years' time. Therefore I opt not to discriminate and just categorise all of them as gut health support tools.

It all starts with understanding

The objective is to define what tools are relevant in terms of efficacy and cost for your operation. It all starts with understanding where your BE cycle is fuelled from. Usually it will be a complex combination of challenges, but with a good starting diagnosis of your flocks you will understand where the low hanging fruit is. Coccidiosis for instance is very often the primary instigator of the BE cycle. The levels at your farm can be very different from neighbouring farms and understanding this can help you to define if you need to invest more in coccidiosis control or maybe if you can save some money that can be used to fight other challenges such as **mycotoxins**, microbiota shifts, inflammation at level of gut or dealing with litter quality issues. On the other hand, if your coccidiosis levels are higher than average, it is very unlikely that the best return on investment will yield from adding a probiotic in drinking water. Changing the anticoccidial programme will for sure give you the best results as coccidiosis will have a direct impact on performance, but also reducing coccidiosis levels will give less fuel to your BE cycle.

Impact of gut health tools on performance

So it all starts with making a good diagnosis of what is going on by using scoring methods to define the levels of gut health challenge. Next, will be listing all what is being done already to support gut health and estimate a cost per kg bird produced. This data can then be analysed to understand where breaking the BE cycle can be most successful and where it is unlikely to be broken, and importantly at what cost. Choosing gut health support tools then becomes an easier task, with usually a huge impact on performance and ease of growing birds and very importantly with lower cost of gut health support tools but also lower FCR and higher ADG.

In poultry production, intestinal health is capital for performance. Since the ban of antimicrobial growth promoters over 10 years ago in the EU, research has shown the importance of general health on the intestinal microbial community and the complex interaction with the host. Intestinal health can be improved feed composition, medication and additives to maintain a rich and diverse microbial community, and to control the host reaction through dietary immunomodulation.

بانی ایڈیٹران چیف، پبلشر ڈاکٹر خالد محمود شوق نے سلیم نواز پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز 392/A سمن آباد فیصل آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر ڈاکٹر تین ظہیر، ایگزیکٹو ایڈیٹر ذیشان خالد